عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۵
شمارہ نمبر ۸

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

قادیانیوں کا بیرون ملک نیا منصوبہ

مرزا قادیانی
دجّال تھا مگر کیسے؟
ایک نئی تحقیق

بھارت میں قادیانیوں کا پاکستان کے [illegible]

قادیانی ترجمان کے مگرمچھ کے آنسو

ایک سکھ تھانیدار نے کیسے
اسلام قبول کیا؟
حضرت لاہوری کا واقعہ

ایک قادیانی کی قبر کو
تین دن تک آگ لگتی رہی
بالآخر وہ پھٹ گئی

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان — فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوت

جلد نمبر ۵ | ۱۷ تا ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	رزاق طاہر
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	عبدالمتین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	سرفراز احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	غلام رسول
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا ــــ طابع: کلیم الحسن نقوی ــــ مطبع: انجمن پریس ــــ مقام اشاعت: ۲۰/ اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

ڈرگ روڈ میں قادیانیوں کی امن عامہ کے منافی سرگرمیاں

علاقہ ڈرگ روڈ کراچی میں قادیانیوں کا ایک مرکزی مقام ہے جن کا صدر ناصر احمد قادیانی سکنہ علاقہ ۲۶۲۹۲ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۳۰ ہے یہ لوگ اس علاقے میں مسلسل ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو کہ خلاف اسلام، مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے والی اور اشتعال انگیز ہیں اور جن کی بدولت اس علاقہ کا امن وامان کسی بھی وقت تباہ وبرباد ہو سکتا ہے مثال کے طور پر ان قادیانیوں کا مسلمانوں کے گھروں میں اپنا لٹریچر پھینکنا، دیواروں پر اپنی حمایت میں پوسٹر لگانا اور اپنے گھروں دکانوں اور اپنی عبادت گاہ پر آیات قرآن وکلمہ طیبہ اور قادیانیت کی تشہیر پر مبنی اسٹکرز لگانا وغیرہ، علاقے کے مسلمانوں کی جانب سے اس سلسلے میں قادیانیوں کے خلاف شارع فیصل پولیس اسٹیشن کراچی میں ۴۷/۸۵ .No. F.I.R. اور ۴۸/۸۵ .No درج کروائی گئی جس کے نتیجے میں ماہر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جس کے نتیجے میں ۲۷ قادیانی گرفتار ہوئے جس میں سے کچھ قادیانیوں کے خلاف دفعہ 298/C کے تحت دو عدد مقدمات آج کل ایس ڈی ایم ملیر کی عدالت میں زیر سماعت ہیں اس کے باوجود قادیانی مسلسل اس علاقے میں اپنی سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں کو مشتعل کرنے میں مصروف ہیں اس سے قبل کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں تصادم کی آگ بھڑکے متعلقہ حکام سے پرزور اپیل ہے کہ وہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کریں اور ان کی روک تھام کا مستقل بندوبست کریں بصورت دیگر نتائج کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ وقادیانیوں پر عائد ہوگی۔

بہاولپور کے مشہور سماجی کارکن شیخ صلاح الدین اور اُنکے خاندان نے مرزائیت سے برأت کا اعلان

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) بہاولپور کے مشہور سماجی کارکن صلاح الدین اور ان کے خاندان نے مرزائیت سے اظہار برأت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:

منکہ صلاح الدین ولد شیخ محمد ابراہیم مرحوم قوم شیخ سکنہ ماڈل ٹاؤن بی و شیخ اعجاز الدین ولد شیخ صلاح الدین عظمت کمال ولد شیخ صلاح الدین و دختران اشرف بیگم زوجہ شیخ صلاح الدین فرخ کمال پوتا شیخ صلاح الدین ساکنان مکان نمبر B.6. ۲۱ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور خداوند قدوس کو حاضر وناظر جانتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیر مشروط طور پر آخری نبی اور رسول مانتے ہیں آپ کے بعد ہر مدعی نبوت خواہ مرزا غلام احمد قادیانی ہو یا کوئی اور دجال، کذاب دائرہ اسلام سے خارج، مرتد اور جہنمی سمجھتے ہیں ایسے نبی یا مذہبی مصلح ماننے والے قادیانیوں اور لاہوریوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ ہمارا ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی مذہبی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارے بارہ میں پائے جانے والے شکوک وشبہات ختم ہو جانے چاہئیں نیز مرحوم مصطفٰی کمال پسر م اور اسی طرح میری بیٹی شہناز صلاح الدین اور دیگر دختران بھی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور ان کی شادیاں بھی راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ہوئی ہیں۔

چیئرمین بلدیہ ربوہ اور اراکین ربوہ کے نام کو صدیق آباد میں بدلنے کی قرارداد منظور کرنے پر

خراج تحسین

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرام ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان، ملک محمد ارشاد سوز، حاجی لال خان ڈار، ملک محمد امیر اعوان، سید احمد سلیمان پیرزادہ، جناب اصغر علی باجوہ، حاجی محمد شعیب، جناب محمد شریف جہلمی، حاجی عبدالرشید جھنگوی، جناب فقیر محمد خان پاراچنار، حاجی ولایت حسین مرزا، جناب اقبال عالم خان، جناب عبیداللہ خان، جناب ظفر علی خان، جناب محمد سیون خان و دیگر جملہ احباب نے چیئرمین بلدیہ ربوہ کی جانب سے ربوہ کا نام تبدیل کر کے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین، امام المتقین، قاتل مرتدین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی پر صدیق آباد رکھنے کی قرارداد منظور کرنے پر بے حد خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے چیئرمین بلدیہ اور تمام مسلمان اراکین جنہوں نے اس مقدس نام کی تائید کی ہے کو زبردست ہدیہ تحسین وتبریک پیش کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ سب ہماری محبوب جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم قائدین ومبلغین کی دن رات کی کاوشوں اور قربانیوں کا مظہر ہے۔ بالخصوص فاتح ربوہ علامہ خدا بخش شجاع آبادی دہنیرہم کی انتھک کاوشوں کا ثمرہ ہے انہوں نے کہا کہ یہ اقدام ان شاء اللہ قادیانیوں کی موت ثابت ہوگا اور سرزمین ربوہ کی تطہیر کا باعث بنے گا۔ کاش کہ آج ہم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحب اور محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ہوتے اور آج ہمارے ساتھ مل کر رب العزت کا شکر گزاری کرتے۔ بہرکیف آج ان کی ارواح بھی خوشی ومسرت کا اظہار کر رہی ہوں گی۔ مزید برآں انہوں نے حکومت پاکستان سے بھی پرزور اپیل کی ہے کہ حکومت بھی سرکاری طور پر "صدیق آباد" کا اعلان کرے۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

ننکانہ میں خوشی کی لہر

پچھلے کئی ہفتوں سے ننکانہ میں قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع ہے۔ قادیانیوں نے اپنے گھروں اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا تھا۔ مجلس کی درخواست پر انتظامیہ نے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا۔ قادیانیوں نے دوبارہ کلمہ طیبہ تحریر کر لیا انتظامیہ نے تین قادیانیوں کو گرفتار کر لیا۔ قادیانیوں کی شر انگیزیوں کے خلاف پورے شہر میں جلوس نکالا گیا۔ لوگوں کو اس مسئلے سے آگاہ کیا گیا۔ پورے شہر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف آگ بھڑک اٹھی۔ چند لوگوں نے جن کے قادیانیوں کے ساتھ مراسم تھے سوچا کہ کیوں نہ قادیانیوں کو مسلمان کر کے انہیں اسلام اور ایمان کی دولت سے مالا مال کیا جائے۔ لہٰذا پروفیسر عبدالحق صاحب اور پروفیسر عبدالاحد صاحب جو آج سے بیس برس پہلے خود قادیانی مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں، باؤ عبدالحفیظ ولد عبدالکریم قادیانی کو لے کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں لائے۔ جہاں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے وہ حوالہ جات دکھائے گئے، جو مرزا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں۔ اور مختلف دعوے کیے۔ باؤ عبدالحفیظ صاحب کتابیں دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ مرکزی جامع مسجد انڈہ تالاب کے خطیب علامہ احسان الحق صاحب نے انہیں ازسرِ نو مسلمان کیا۔ اس خوشی میں بعد از نماز جمعہ مرکزی مسجد انڈہ تالاب میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ پورے شہر میں اعلان کروایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد لوگوں کا ایک جم غفیر مسجد میں موجود تھا۔ جہاں علامہ احسان الحق، مولانا محمد احمد مجاہد، محمد متین خالد، چوہدری عبدالحمید رحمانی، پروفیسر عبدالحق اور نو مسلم باؤ عبدالحفیظ نے خطاب فرمایا۔ بعد میں اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور ازاں بعد ایک جلوس کی شکل میں باؤ عبدالحفیظ صاحب کو گھر پہنچایا گیا۔

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والوں کے اعزاز میں عید ملن پارٹی

مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی نے امسال اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کے اعزاز میں ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا جس میں شہر بھر کے معززین نے شرکت کی۔ عید ملن پارٹی کی صدارت جناب اے۔ سی ننکانہ ملک شوکت علی صاحب نے کی اس پارٹی کا بنیادی مقصد اتحاد بین المسلمین، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی اور حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دینا تھا۔ اس تقریب سعید سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور مجاہد ختم نبوت جناب مولانا محمد احمد مجاہد صاحب جو مولانا تاج محمد صاحب فقیر والی کے فرزند ارجمند ہیں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دین کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔ اگر عقیدہ ختم نبوت پر ذرا بھی فرق آ جائے تو دین کی عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی۔

حضرت مولانا تاج دین صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جب تک ہم اپنے فروعی اختلافات نہیں بھلائیں گے، نہ ہم متحد ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہم باطل قوتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مولانا عبدالرسول صاحب نے حقوق العباد پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے حقوق اللہ معاف فرما دے، اگر حقوق العباد میں کچھ فرق آ گیا تو اس کی معافی بہت مشکل ہو گی۔ برکت علی غیور سابق ایم۔ پی۔ اے نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اسلام کے خلاف یہودی اور عیسائی متحد ہو سکتے ہیں تو مسلمان باطل قوتوں کے لیے متحد کیوں نہیں ہو سکتے۔ مجلس کے سرپرست جناب چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب نے بڑا ایمان پرور خطاب فرمایا اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور اتحاد بین المسلمین کے لیے میری جان تک بھی حاضر ہے۔ ملک شوکت علی خان صاحب، اے۔ سی ننکانہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان جب تک مسلمان ہے کوئی باطل قوت اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔ آخر میں شرکاء محفل کو مبارک دی گئی اور ایک پر تکلف کھانا دیا گیا۔

مانسہرہ میں قرآن کانفرنس

مسجد امیر حمزہ ڈب میں ۲۲ رمضان کو قرآن کانفرنس زیر صدارت مولانا محمد عبداللہ خالد ضلعی امیر مجلس ہوئی۔ مہمان خصوصی خطیب اسلام مولانا سید اسرار الحق تھے۔ آپ نے قرآن کی عظمت اور فضیلت پر سیر حاصل تقریر کی اور مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ ان کی حقیقی کامیابی قرآنی تعلیمات ہی میں مضمر ہے۔ اس لیے قرآن کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ سٹیج سیکرٹری مولانا منظور احمد شاہ، آسی نمائندہ ختم نبوت تھے۔

صاحبزادہ محمد اکرم زاہد جہلمی کیلئے فاتحہ خوانی

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہؓ ابو عبداللہ محمد صاحب اعوان، جناب رب نواز شاکر، جناب حاجی لال خان ڈار، جناب اصغر علی باجوہ، حاجی محمد شعیب، حاجی عبدالرشید، جناب فقیر محمد خان، جناب ظفر علی خان جناب محمد شریف و دیگر جملہ احباب نے پروانہ ختم نبوت مبلغ ناموس صحابہؓ صاحبزادہ محمد اکرم زاہد جہلمی کی اچانک وفات کی خبر سن کر انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ صاحبزادہ جہلمی صاحب کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و صحابہٖ وسلم میں خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اس سلسلے میں یہاں مسجد سنٹر ہوٹل میں صاحبزادہ صاحب کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا کی گئی۔

۵۳ کی تحریک ختم نبوۃ میں ۱۰ سے ۲۰ ہزار مسلمان شہید ہوئے: مرزا ناصر

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) جناب منیر احمد قریشی کا برطانوی خفیہ پولیس میں ملازم ہیں وہ کافی عرصہ پاکستان رہے پھر برطانیہ چلے گئے انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں قادیانیوں کے عزائم سے پردہ اٹھایا ہے۔ انہوں اس کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ جب ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس ختم نبوت پنجاب میں چلی تو میں میو سکول آف آرٹس سانده روڈ لاہور میں والے ہوسٹل میں مقیم تھا انہی دنوں میری غیر مسلم کافر و مرتد مرزا غلام احمد کے پوتے آنجہانی مرزا ناصر احمد سے ملاقات پہلی مرتبہ ہوئی تھی وہ رایلڈ روڈ والے احمدیہ ہوسٹل میں ہوا کرتے تھے میری ان سے دوستی ہوگئی اکثر فنون لطیفہ پر ہماری بحثیں اور شاعری پر باتیں ہوا کرتی تھیں، وہ اکھنڈ بھارت کے قائل تھے اور قائد اعظمؒ کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتے تھے، مجھے مرزا ناصر نے ہی بتایا تھا کہ عبدالرحمن چغتائی اور پیچھے بھی قادیانی تھے اور عبدالرحیم بھی قادیانی تھے۔ ان سب سے مرزا ناصر آنجہانی کے ہاں ہی میری اکثر ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں کپورتھلہ ریاست کے رہنے والے میرے ایک دوست نے جو کہ مرزا ناصر احمد کی والدہ کے گاؤں کے رہنے والے مرزا کے دودھ شریک بھائی تھے، میرا تعارف کرایا تھا میں نے مرزا ناصر احمد اور مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی سے بھی کئی کتابیں لے کر پڑھی تھیں اور ان کے نادر کتب خانے سے بے بہا استفادہ حاصل کیا تھا۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مرحوم آغا عبدالکریم شورش کاشمیری بانی جانباز جنگ آزادی کے عظیم مجاہد تھے ان کو میں نے ہی ساری خفیہ اور اہم ترین حوالہ جاتی کتب لے کر فراہم کی تھیں جو بعد ازاں مجلس احرار اسلام پاکستان نے مسٹر جسٹس منیر انکوائری کمیشن کے سامنے اپنے کیس میں پیش کی تھیں، میں تحریک ختم نبوت کے حق میں تقریریں بھی کیا کرتا تھا اقتصادیات اور کمیونزم کے بارے میں ایک کتاب بشیر الدین محمود کی خود مرزا ناصر احمد ان کے آنجہانی بیٹے اور جانشین نے مجھے دی تھی ناصر احمد اپنے باپ کے بالکل برعکس جدیدیت کا حامی اور بے پناہ ادبی ذوق رکھتے تھے، وہ گاندھی اور لینن کے حامی تھے اور سٹالن کے علاوہ ہٹلر سے بھی کافی لگاؤ ہمدردی اور رغبت رکھتے تھے وہ اکثر سوشلسٹ لٹریچر پڑھتے تھے اور ماوزے تنگ کے سخت مخالف تھے لیکن ہوچی منہ اور "نہرو" سے کافی محبت رکھتے تھے جینیات اور دیگر جدید علوم کے بارے میں ان کا کافی مطالعہ تھا وہ مصوری کو پسند کرتے تھے اور مجھے اکثر اپنے ذوق و شوق کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔

چنانچہ جب ۱۹۵۳ء میں لاہور میں بالخصوص اور سارے صوبہ پنجاب میں اعظم خان کا مارشل لاء لگا تو لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ مارے گئے تھے، آنجہانی مرزا ناصر نے بتایا تھا کہ ان کی مصدقہ اطلاعات کے مطابق پندرہ ہزار سے بیس ہزار کے درمیان مسلمان ختم نبوت کی تحریک چلانے کے جرم میں مسلم لیگی حکومت کے لگائے ہوئے مارشل لاء کے دوران فوج اور پولیس کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے جو کہ اعظم خان کے مرزائی نواز مارشل لاء کی مخالفت کرتے ہوئے گولیاں کھاتے تھے۔ لاشوں سے بھرا ہوا کارپوریشن کا گندگی اٹھانے والا ایک ٹرک میرے سامنے نشاط سینما کے آگے سے جب گزرا تھا تو اس طرح شہید مسلمانوں کی لاشیں لادی گئی تھیں کہ وہ لٹک کر زمین پر بری طرح گھسٹتی ہوئی چلی جا رہی تھیں کہ جانور بھی اس طرح لاد کر نہیں لے جائے جاتے، میں بے حد شرمسار ہو کر دھاڑیں مار کر یہ انسانیت سوز منظر دیکھ کر رو پڑا تھا۔ ان دنوں نعرے لگا کرتے تھے، پاکستان کے تین خدا۔ اعظم، ناظم، ظفر اللہ۔ پاکستان کا مطلب کیا گولی کرفیو مارشل لاء وغیرہ جو بھی نعرہ مارتا تھا اسے غدار اور ملک دشمن قرار دیتے ہوئے فوراً گولی مار دی جاتی تھی، یہ بڑا سخت دور تھا۔ میں اس کرب ناک بحرانی اور غیر جمہوری ماحول سے بھاگنا چاہتا تھا اس لیے میں ۱۹۵۴ء میں پاکستان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر بیرون ملک قسمت آزمائی کرنے کے لیے نکل پڑا اور تب سے اب تک دیار غیر میں زندگی بسر کر رہا ہوں میں کولمبو منصوبے کے تحت ایک امریکی ادارے کو درخواست دے کر امریکہ چلا گیا نیویارک میں دو تین ماہ گزارنے کے بعد وہاں چونکہ دل نہ لگا تھا تو پھر انگلستان چلا گیا اور لندن میں ایک دو راتیں قیام کرنے کے بعد اپنے ایک چچا زاد کے پاس برمنگھم چلا گیا وہاں میں نے اپنا مکان خریدا بعد ازاں اسے مسجد میں تبدیل کر دیا یہاں قادیانی لاہوری عقیدے کے قادیانی اسمٰعیلی، پردیزی ہر فرقے کے لوگ آکر نماز پڑھ لیا کرتے تھے کیونکہ اور کوئی مسجد نہیں تھی، میں نے ایک امام بارگاہ امام باڑہ بھی حافظ علی احمد جالندھری کے تعاون سے بنایا یہ احمد برادرز جو الیکٹریکل برمنگھم کے مالک ہیں، ہماری مسجد میں ہر شخص نماز پڑھ لیتا ہے اس وقت برمنگھم میں ۵۱ مسجدیں ہیں جن کے قیام میں میں نے حصہ لیا ہے۔

سابق وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خان قادیانی کے دور میں برطانیہ میں اکثر پاکستانی سفارت کار قادیانی یا مرزائی نواز تھے جو سر ظفر اللہ کے ذریعے برطانیہ اور یورپ کے ملکوں میں پھیل چکے تھے اس کے بعد برطانیہ میں قادیانیوں کی الگ مسجدیں قائم ہونی شروع ہوئیں۔

وہ برطانوی خفیہ پولیس میں ملازم ہونے کی حیثیت سے اپنی سیاسی سوچ کا کھل کر اظہار کرنے سے معذور تھے مگر اس خیال کے ضرور حامی تھے کہ مرزائی یا عظیم افریقہ میں ایک احمدی مملکت قائم کرنے کی جدوجہد تیز کر چکے ہیں وہ اسرائیل کی فوج میں موجود، مرزائیوں کو بھی عالم اسلام کی وحدت کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں۔

مرتد واجب القتل ہے

لورالائی میں جلسہ ہائے ختم القرآن

مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے زیر اہتمام امسال رمضان المبارک میں لورالائی کے مختلف مقامات پر ختم قرآن مجید کے پُررونق اور عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں علماء کرام نے مسلمانوں کو فضیلت و اہمیت اور فضائل قرآن مجید نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر اظہار خیال فرما کر آگاہ کیا۔ علماء کرام نے فرمایا کہ مسلمانوں کو اپنے عقائد کی فکر کرنی چاہیے خدا تعالیٰ کی ذات و صفات میں ایسے یکتا اور لاشریک لہٗ سمجھنا چاہیے۔ اسی کے ہاتھ میں تمام قوت اور عزت ہے وہی علیم بذات الصدور ہے۔ وہی مختار کل اور عالم الغیب ہے توحید ہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کی اشاعت حضور اکرم خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر فرمائی اور دوسرا بنیادی عقیدہ ہے حضور اکرم کی رسالت اور ختم نبوت کا۔ آپ تمام جہانوں کے لیے پیغمبر آخر الزماں بن کر تشریف لائے۔ آپ کی تعلیمات نے مختصر سے عرصے میں عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی آئے تو ابوبکر تھے نکلے تو صدیق اکبر تھے۔ آئے تو عمر تھے۔ نور نبوت سے فاروق اعظم بن گئے۔ آئے تو عثمان تھے نکلے تو جامع القرآن تھے اور ذوالنورین تھے آئے تو علی تھے نکلے تو اسداللہ فاتح خیبر تھے غرض آپ کی تعلیمات اور تربیت کی وجہ سے تمام صحابہ کرام نجوم ہدایت بن کر چمکے اور پیغام رسالت کو ساری دنیا میں پھیلا کر سانس لیا۔

علماء کرام نے کہا جب بھی کوئی فتنہ اٹھا ہے تو علماء کرام اور مسلمانوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے ہر دور میں ہر حال میں کیا ہے۔ اس وقت دنیا میں قادیانیت کا محاسبہ بھی علماء کرام کر رہے ہیں۔ دہریت اور یہودیت عیسائیت کا مقابلہ بھی علماء اسلام کر رہے ہیں لیکن قادیانیت کا فتنہ ان سب میں خطرناک اس لیے ہے کہ یہ دھوکے بازوں کا ٹولہ ہے منافقت اس کا شعار ہے دنیا میں یہ مسلمانی کا جھوٹا دعوے کرکے مرزا قادیانی کذاب مدعی نبوت کا کفر پھیلا رہے ہیں۔ غرض علماء کرام نے ان جلسہ ہائے ختم القرآن میں اصلاح عقائد مسئلہ ختم نبوت، اطاعت رسول اور نجی اور اجتماعی زندگی کے لیے اسلام کو ضابطہ حیات اور دیگر مختلف موضوعات پر ارشادات فرمائے۔

یہ جلسہ ہائے ختم القرآن مرکزی جامع مسجد مدنی اڈہ خواجگان، شیر لورہ کا دونوں مرکزی جامع مساجد وسکت پور کی جامع مسجد ترنگزئی باڑین کی مرکزی مسجد خاک کی اکثر جامع مساجد میں اور اسی طرح مکی مسجد نیو مراد پور، جامع مسجد باڑی سیرا، اور دیگر شہروں میں منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات سے مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے امیر حضرت علامہ محمد مظفر اقبال قریشی، مجاہد ختم نبوت خطیب اسلام حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ لورالائی حضرت مولانا قاضی شمس الحق۔ حاجی مولانا عبدالوہاب مولانا محمد ادریس مفتی مولانا قاری عبدالمجید خطیب شیر لورہ قاری اور خطیب خاک حضرت مولانا عبدالقیوم۔ مولانا غلام دین۔ مولانا عبداللطیف، قاری محمد شاہ۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن مہتمم مدرسہ اوگی۔ ممتاز عالم دین حضرت مولانا رفیق الرحمٰن، مقرر شعلہ بیان مولانا حبیب الرحمٰن ترنگزئی۔ مولانا کفایت اللہ، قاری محمد خالد قاری خلیل الرحمٰن قاری فریدالدین، قاری ہارون الرشید، مولانا نور الٰہی اور دیگر بہت سے علماء کرام نے تقاریر کیں۔

مکتوب صدیق آباد

صدیق آباد کے گردو نواح میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

صدیق آباد کے گردو نواح کے چکوک سے مختلف جماعتی حضرات مولانا خدا بخش خطیب ربوہ اور قاری شبیر احمد عثمانی کے پاس آئے کہ ربوہ کے قرب و جوار میں قادیانیت کے جراثیم اب تک موجود ہیں لہٰذا آپ ہمارے علاقہ کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ گزشتہ سہ ماہی مبلغین کا اجلاس عالمی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان میں منعقد ہوا اس میں مولانا خدا بخش خطیب ربوہ نے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے استدعا کی کہ آپ مناظر ختم نبوت مولانا قاضی اللہ یار خان کا ایک ہفتہ کا پروگرام ربوہ کے لیے عنایت فرمادیں تو حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے درخواست کو منظور فرماتے ہوئے قاضی صاحب کو ربوہ بھیج دیا۔ چنانچہ ان رہنماؤں مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب خطیب ربوہ، مولانا خدا بخش، قاری شبیر احمد عثمانی نے ربوہ کے قرب و جوار ڈاور، مخدوماں، چھینی، ربرجی، احمد نگر، کوٹ قاضی مل سیرا، چک نمبر ۴۲ جنوبی ضلع سرگودھا کا تبلیغی دورہ کیا، مختلف اجتماعات سے خطاب کیا اور احباب سے انفرادی ملاقاتیں کرکے مرزائیت کا مسئلہ سمجھایا اور مسلمانوں کے مختلف اجتماعات میں ان سے اپیل کی کہ جس جگہ پر بھی قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی عبادت گاہ "مرزا ڑہ" کا نام مسجد رکھیں یا اذان کہیں یا تبلیغ کریں تو فوری طور پر آپ ہمارے پاس دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی و جامع مسجد محمدیہ ریلوے سٹیشن ربوہ میں رابطہ قائم کریں۔ عوام نے ہر جگہ پر ان رہنماؤں کو خوش آمدید کہا۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حاتم اصمؒ ایک بار بلخ شہر میں وعظ فرما رہے تھے۔ وعظ کے دوران میں فرمایا کہ الٰہی جو اس محفل میں گنہگار ترین ہے اس کی مغفرت فرمادے اور بخش دے ایک کفن چور بھی اس مجلس میں موجود تھا جب رات ہوئی تو کفن چور قبرستان میں گیا ایک تازہ قبر کو کھودا غیب سے آواز آئی کہ اے کفن چور تو آج حاتم اصمؒ کی مجلس وعظ میں بخش دیا گیا ہے اور پھر آج تو یہ گناہ کرنے کو کیسے آگیا کفن چور نے یہ آواز جب سنی تو زار و قطار رونے لگا اور صدق دل سے توبہ کرلی۔

صدائے ختم نبوت

بھارت میں پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری پر حملہ

خبر ہے کہ پاکستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری تنویر احمد پر تشدد کے واقعہ کی تحقیقات کرنے والی بھارتی انٹیلی جینس نے اب اس معاملے کو بالکل مختلف رنگ دے دیا ہے۔ انہوں نے یہ تھیوری پیش کی ہے کہ اس میں قادیانیوں کا ایک گروپ ملوث ہے جو قادیاں (بھارت) پنجاب میں عرس میں شرکت کرنے کے لیے بھارت آیا ہوا ہے منگل کو بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق ان میں سے بہت سے قادیانیوں کو دہلی دیکھا گیا ہے ______ اخباری اطلاعات کے مطابق بھارتی حکومت کو قادیانیوں کی جانب سے ایسی شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں اس فرقے پر منظم انداز میں مسلسل جبر کیا جارہا ہے انہوں نے اس معاملے میں بھارت سے مداخلت کی درخواست بھی کی ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲ جولائی ۱۹۸۶ء)

ہم نے ختم نبوت کے گزشتہ شماروں میں قادیانیوں کے نام نہاد امام کا پیغام نقل کیا تھا کہ اس نے طبل جنگ بجا کر لڑائی کا آغاز کر دیا ہے۔ نئی دہلی میں حکومت پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری پر حملہ کرکے انہیں زدوکوب کرنا۔ لڑائی کے آغاز کی پہلی کڑی معلوم ہوتا ہے۔ اور پاکستان سے مرزا قادیانی کے میلے یا عرس میں شرکت کے لیے جو جماعت قادیان گئی تھی اسی جماعت میں سے کوئی گروپ دہلی گیا ہے جس نے یہ گھناؤنی حرکت کرکے بھارت اور پاکستان کے تعلقات کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس حرکت سے ان کا مقصد اپنے نام نہاد امام کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پاکستان میں ان پر ہونے والی مبینہ زیادتیوں کے بارے میں رائے عامہ کو متوجہ کرنا ہے۔

قادیانیوں نے بعینہٖ اسی انداز سے لڑائی کا آغاز کیا ہے جس انداز میں سکھ ”خالصتان“ کے قیام کے لیے بھارتی حکومت سے نبرد آزما ہیں۔ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ جس طرح سکھوں نے بھارتی سفارت کاروں اور سفارت خانوں پر حملے، ہوائی جہازوں کا اغوا وغیرہ شروع کر دیا بعینہٖ قادیانی بھی اپنی اس لڑائی کو اسی رخ پر لے جانا چاہتے ہیں۔

ہمارا تو یقین ہے کہ اندرون ملک خصوصاً سندھ و سرحد میں پیدا کی جانے والی دہشت گردی کی فضا، ڈکیتی یا قتل کی وارداتوں اور بموں کے دھماکوں میں قادیانی ٹولہ ملوث ہے۔ نئی دہلی میں پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری پر حملہ اور مرزا طاہر کے بیان سے ہمارے خیالات کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہمارا حکومت کو یہ مشورہ ہے کہ وہ کم از کم اندرون ملک اہم اور حساس ترین مقامات کی نگرانی کڑی کر دے تاکہ قادیانی اپنے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں ______ مثلاً کہوٹہ کا ایٹمی پلانٹ بھارت اور اسرائیل دونوں کی نظروں میں بری طرح کھٹک رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھارت اور اسرائیل اس وقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک انہیں یہاں کسی آلۂ کار ٹولہ کی امداد حاصل نہ ہو اور وہ قادیانی ٹولہ ہے جو اسرائیلی فوج میں باقاعدہ بھرتی ہے۔ اسی طرح دفاع، خارجہ، پی۔ آئی۔ اے کے مراکز اور ہوائی اڈوں کی سخت ترین نگرانی کی بھی ضرورت ہے۔

ہماری اطلاع کے مطابق قادیانی مختلف ناموں سے بیرون ملک بھاگ رہے ہیں۔ اس سے بھی ان کا مقصد اپنے نام نہاد امام کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کو تیز تر کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ بیرون ملک بھی وہ پاکستانی سفارت خانوں پر دہلی میں ہونے والے واقعہ کا اعادہ کریں اس لیے قادیانیوں کے بیرون ملک جانے پر فوری پابندی عائد کی جانی چاہیئے۔

قادیانی ترجمان کے مگرمچھ کے آنسو!

قادیانی ترجمان ہفت روزہ "لاہور" نے کربناک جسارت کے عنوان سے ایک ہندو فلمساز کرشن نامی کی فلم پر جو وہ پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کے نام پر بنا رہا ہے اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"مسلمان من حیث القوم، والہیت و وارفتگی اور فدائیت کا جو تعلق اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود با وجود کے ساتھ رکھتے ہیں اور جس قسم کی محبت و عقیدت ان کے دلوں میں آپ کے اہل بیت کے لیے ہے ان کے لیے تو اس فلم کا ایک ایک منظر اور مکالمہ سوہان روح اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کر دینے والا ہو گا ——— جس سے جگہ جگہ اور ملکوں ملکوں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھے گی۔"

لاہور ۲۸ جون ۱۹۸۶ء

قادیانی ترجمان نے اس فلم پر جو واویلا کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی مگرمچھ کے آنسوؤں سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں اس طرح وہ اپنا اور اپنے قادیانی ٹولے کا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اہل بیت سے تعلق اور محبت ظاہر کر کے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ قادیانی ترجمان پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق ہے وہ ذیل کے حوالہ جات سے ملاحظہ کیجئے۔ قادیانی ترجمان کا نبی مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱)

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

میں مسیح ہوں اور موسےٰ کلیم اللہ ہوں اور احمد مجتبیٰ ہوں۔ (تریاق القلوب صفحہ ۵)

"آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

قادیانی لڑکا (مکتوب مرزا قادیانی مندرجہ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء) مرزا بشیر احمد ایم اے جسے قادیانی ترجمان قمر الانبیاء مانتا ہے ریویو آف ریلیجز اپریل ۱۹۱۵ میں لکھتا ہے:۔

"پس مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔"

ایک شخص جو کردار کے لحاظ سے اس بازار "ما" کا بھڑوا معلوم ہوتا ہے اور اسی کو قادیانی ترجمان نبی مسیح مہدی وغیرہ مانتا ہے وہ ایک طرف یہ جسارت کرتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں اور دوسری طرف اس کمینگی سے یہ بکواس بھی کرتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا خنزیر کی چربی ملا ہوا پنیر کھا لیا کرتے تھے۔۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑی توہین اور گستاخی ہو سکتی ہے؟

جہاں تک قادیانیوں کی اہل بیت سے محبت کا تعلق وہ بھی سراسر دھوکہ ہے۔ ہر قادیانی مرزا قادیانی کے ناپاک خاندان کو اہل بیت کہتا ہے۔ مرزا قادیانی کی بیویوں کو امہات المومنین اس کی بازاری لڑکیوں کو "بنات نبی" کہتا ہے۔ رضی اللہ عنہا اور رضی اللہ عنہ کی اصطلاحات جو صحابہ کرام امہات المومنین اور تمام اہل بیت نبوت کے لیے خاص ہیں۔ قادیانی انہیں مرزا قادیانی کے خاندان کے لیے استعمال کر کے ان کی عظمت اور شان کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی ترجمان محبت رسولؐ اور محبت اہل بیت کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کی وہ عبارتیں کیوں بھول گیا جن میں اس نے حضرت علی، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں غلیظ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مرزا قادیانی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں لکھتا ہے۔

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو، اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۱۳۱ ج نمبر ۱)

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے۔

"حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں،" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱)

باقی صفحہ ۲۶ پر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ اللہ جل شانہٗ کے غصے کو دور کرتا ہے اور بری موت سے حفاظت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے اور تکبر اور فخر کو مٹاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ ایک روٹی کے لقمے یا ایک مٹھی کھجور یا اور کوئی ایسی ہی معمولی چیز جس سے مسکین کی ضرورت پوری ہوتی ہو تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں ایک صاحب خانہ جس نے صدقہ کا حکم دیا، دوسرے گھر کی بیوی جس نے روٹی وغیرہ پکائی، تیسرے وہ خادم جس نے فقیر تک پہنچایا۔ یہ حدیث بیان فرما کر ارشاد فرمایا۔ ساری تعریفیں ہمارے اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے خادموں کو بھی ثواب میں فراموش نہیں کیا۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا جانتے ہو کہ بڑا سخت طاقتور کون ہے لوگوں نے عرض کیا جو مقابلہ میں دوسرے کو پچھاڑ دے حضور نے فرمایا۔ بڑا پہلوان ہے وہ جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو پالے۔ پھر دریافت فرمایا جانتے ہو کہ بانجھ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا جس کے اولاد نہ ہو حضور نے فرمایا نہیں، بلکہ وہ آدمی ہے جس نے کوئی اولاد آگے نہ بھیجی ہو پھر حضور نے فرمایا جانتے ہو فقیر کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس جس کے پاس مال نہ ہو۔ حضور نے فرمایا فقیر اور پورا فقیر وہ ہے جس کے پاس مال ہو اور اس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو اور کہ وہ کس [illegible]

ہوگی حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خریدلے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں تجھے اللہ جل شانہٗ کے کسی مطالبہ سے نہیں بچا سکتا اے عائشہؓ! کوئی مانگنے والا تیرے پاس سے خالی نہ جانے چاہے بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو (درمنثور) امام غزالی نے لکھا ہے کہ پہلے لوگ اس کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی دن صدقہ کرنے سے خالی نہ جائے چاہے ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو چاہے روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا (ا) اور

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ

(البقرہ۔ ۲۸۶)

"حق تعالیٰ شانہٗ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں۔"

ف: صدقات کو بڑھانا اس سے پہلے بہت سی روایات میں گزر چکا ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ یہ تو آخرت کے اعتبار سے تھا اور دنیا میں بھی اکثر بڑھتا ہے کہ جو شخص صدقہ اخلاص کے ساتھ کثرت سے کرتا رہتا ہے اس کی آمدنی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، جس کا دل چاہے تجربہ کرکے دیکھ لے البتہ اخلاص شرط ہے ریا اور فخر نہ ہو۔ اور سود آخرت میں تو مٹایا ہی جاتا ہے، دنیا میں بھی اکثر برباد ہو جاتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ سود اگرچہ بڑھا ہوا ہو لیکن اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے اور معمرؒ کہتے ہیں کہ چالیس سال میں سود میں کمی ہو جاتی ہے۔ حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ سود دنیا میں بڑھتا ہے اور آخرت میں مٹا دیا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی ایک ٹکڑا دیتا ہے۔ وہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں اس قدر بڑھتا ہے کہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (سورہ آل عمران رکوع ۱۰)

اے مسلمانو! تم (کامل) نیکی کو حاصل نہ کرسکو گے، یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تم کو خوب محبوب ہو

ف: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں سب سے زیادہ درخت کھجوروں کے حضرت ابو طلحہؓ کے پاس تھے اور ان کا ایک باغ تھا۔ جس کا نام بیرحاء تھا۔ وہ ان کو بہت ہی زیادہ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے جو بہت ہی بہترین پانی تھا۔ جب یہ آیتہ شریفہ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالیٰ شانہٗ یوں ارشاد فرماتے ہیں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ اور مجھے ساری چیزوں میں بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے میں اس کو اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے اجر و ثواب کی اللہ سے امید رکھتا ہوں آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمادیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ واہ واہ بہت ہی نفع کا مال ہے۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا بہتر ہے اور اس کو اپنے چچازاد بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں میں بانٹ دیا۔ ایک حدیث میں ہے۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باغ جو اتنی

باقی صفحہ ۲۶ پر

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

ہمارے اکابر

حضرت لاہوریؒ کے دست حق پرست پر ایک تھانیدار کے قبول اسلام کا واقعہ

مولانا محمد صدیق صاحب جالندھری ملتانی نے فرمایا کہ ایک صاحب کسی میٹنگ کے کاغذ اور اطلاع نامہ پر دستخط کرانے کے لیے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گئے۔ حضرت اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے تھے ان صاحب نے سلام عرض کیا اور کاغذ پیش کیا۔ آپ نے پڑھ کر فرمایا، میرے پاس نہ قلم ہے اور نہ گھر سے لا سکتا ہوں تو دستخط کیسے کروں یہ کہہ کر کاغذ واپس کر دیا جو صاحب کاغذ لے کر گئے تھے۔ وہ اس روکھے سے جواب پر بہت افسردہ ہوئے کہ آپ اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں گھر سے قلم لا نہیں سکتا۔ چونکہ دستخط کروانے ضروری تھے اس لیے وہ صاحب خاموش ہو کر کاغذ پکڑے کھڑے رہے حضرت بھی خاموش کھڑے ہیں۔ اتنے میں مکان کی سیڑھیوں سے ایک سکھ تھانیدار اور چند سپاہی بھی اُترے اور کہا کہ اب دوسرا حصہ مکان کا مستورات سے خالی کرا دیں تاکہ اس کی بھی تلاشی لے لیں۔ حضرت اُوپر چلے گئے چند منٹ بعد پولیس کو بلایا کہ تشریف لائیں پولیس اوپر گئی آپ پھر دروازہ پر آ کر خاموش کھڑے ہو گئے۔ اب مجھے سمجھ آیا کہ حضرت نے کیوں فرمایا کہ قلم گھر سے لا نہیں سکتا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس نے مکان کے دوسرے حصہ کی تلاشی کا کام مکمل کر لیا۔ اور نیچے اترے۔ بیٹھک میں بیٹھ گئے تو سکھ تھانیدار نے کہا کہ جس سرکاری کام سے آیا تھا۔ وہ تو مکمل ہو گیا میں رپورٹ کر دوں گا۔ مگر ایک نجی اور ذاتی بات آپ سے دریافت کرنی ہے کہ پورے مکان کی تلاشی لی مگر کہیں کھانے پکانے کی چیزیں حتٰی کہ آٹا، دال نمک نہیں ملی۔ آپ کی گزر بسر کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ جس کام سے تشریف لائے ہیں۔ اسی سے غرض رکھیں فقیر کے حالات کو کیوں کریدتے ہیں اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پچاس روپے کا نوٹ پیش کیا۔ آپ نے فوراً بلا تامل فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں تو بے نماز کے ہاتھ کا ہدیہ نہیں لیتا تو کافر کا کیسے لوں گا۔ سکھ تھانیدار نے عرض کی کہ اچھا یہ بات ہے تو پہلے مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنا دیں چنانچہ وہ آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔

اب ڈھونڈ و انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

ایک قادیانی کی قبر کو تین دن تک آگ لگتی رہی بالآخر پھٹ گئی!

اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھیل دیتا ہے کہ گستاخی سے باز آ جائیں اور اپنی گمراہی سے توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں۔ یہ الگ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی اور اس کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسا بدباطن شخص مرتا ہے تو اس کی موت اس کے پیروکاروں بلکہ پوری دنیا کے لیے سامانِ عبرت بن جایا کرتی ہے۔ مرزا قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اس نے یہاں تک جسارت کی کہ خود محمد رسول اللہ بن بیٹھا۔ نعوذ باللہ۔ خدا نے اسے ڈھیل دی لیکن وہ اپنی غلط حرکتوں اور گستاخیٔ رسول سے باز نہ آیا آخر اس حالت میں مرا کہ اس کے دونوں راستے جاری تھے۔ اور آخر وقت میں اس کی زبان پر کسی نیک اور پاک کلمہ کی بجائے یہ الفاظ تھے کہ ”مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے“ یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلے اور سر تڑاخ سے چارپائی کے ساتھ جا لگا۔ اس حالت میں اس کی موت واقع ہوئی کہ کمرے میں ہر طرف غلاظت بکھری ہوئی تھی اس کے پیروکاروں کے لیے تازیانۂ عبرت ہے۔ اگر وہ سمجھیں یہ تو مرزا قادیانی کا حال تھا۔ مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے ساتھ بھی ایسے واقعے پیش آتے رہتے ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت میں ایسے کئی واقعے شائع ہو چکے ہیں۔ ذیل میں جو واقعہ ہم پیش کر رہے ہیں وہ ڈیرہ غازی خان کے قصبہ الہ آباد کا ہے۔ ہوا یوں کہ اس قصبے میں ایک قادیانی ماسٹر تھا جو انتہائی متعصب اور گستاخ تھا جب فرشتۂ اجل نے اسے آ دبوچا تو مسئلہ پیدا ہوا کہ اسے کہاں دبایا جائے۔ مسلم قبرستان میں اگر دباتے تو مسلمانوں میں اشتعال کا پھیل جانا ضروری امر تھا آخر اس کے عزیز واقارب نے اسے اٹھا کے گھر اس کی اپنی زمین میں دبا دیا۔ دبانے کے ٹھیک تین دن بعد اس کے گڑھے کو آگ لگ گئی اور یہ کیفیت تین دن تک جاری رہی اور بالآخر وہ جگہ پھٹ گئی۔ اس کے بعد قادیانیوں نے اس کے گڑھے کو سیمنٹ کر دیا۔ اس واقعہ کی تصدیق وہاں کے علماء کرام حتٰی کہ اس قادیانی ماسٹر کے بھتیجے نے بھی کی ہے۔

(محمد حنیف)

غیرتِ ایمانی کا روح پرور منظر!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اکوڑہ خٹک

حضرت عبداللہ بن حذافہ صحابی ہیں، رسول کریمؐ کے عاشق تھے قیصر روم کے نرغے میں آ گئے کافروں نے بھوکا پیاسا رکھا اور پوچھا کہ اب کیا حال ہے، اب تو اپنا راستہ چھوڑ کر میرے راستے پر چلتے ہو یا نہیں؛ فرمایا، یہ تو بھوک اور پیاس ہے آپ کا کیا خیال ہے کہ میں ایمان کے مسئلہ میں اتنا کمزور ہوں کہ بھوک کی وجہ سے اسلام چھوڑ دوں گا۔ پھر کئی دن تک بھوکے اور پیاسے رکھے گئے تو شراب اور خنزیر کا گوشت ان کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اب اگرچہ اسلام کا قانون یہ ہے کہ اگر ایک شخص بھوک اور پیاس سے ہلاک ہوتا ہو اسے مضطر کہتے ہیں اور حالت اضطرار یہ ہے کہ

کہتے ہیں اور حالت اضطرار میں اسے اتنی رخصت ہے کہ دو چار گھونٹ اور دو چار لقمے حرام چیز کے کھا لے مگر اتنی مقدار میں کہ مرنے سے بچ جائے۔ الا ما اضطررتم، ارشاد خداوندی ہے، حضرت عبداللہ بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے تھے مگر غیرت ایمانی کا مسئلہ تھا اور قیصر روم کو معلوم تھا کہ اسلام میں شراب اور سور حرام ہے اور یہ بھی کہ حالت اضطرار میں اجازت بھی ہے مگر پھر بھی سوچتا تھا کہ تالیاں بجا سکوں گا کہ دیکھو اس صحابی نے اپنے مذہب کے ایک مسئلہ کو توڑ دیا۔

مگر حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا حاشا و کلا، ہم مر بھی جائیں مگر ان چیزوں کو چکھیں گے بھی نہیں، اب بادشاہ سمجھا کہ اس طرح بھی یہ لوگ ٹھیک نہیں ہوتے تو پھر تیل کی ایک کڑاہی ابلتی ہوئی لادے پر رکھ دی اور پولیس کو حکم دیا کہ ان کے ایک ساتھی کو اس میں ڈال دو، اسے ڈال دیا گیا اور وہ مسلمان فوراً جل بھن گیا، کوئلہ بن گیا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے، بادشاہ نے کہا کہ جیسے یہ ساتھی تمہارا کباب بن گیا تھا، ایسا ہی حشر آپ کا بھی ہو سکتا ہے اور اس میں قتل نہیں سولی پر بھی چڑھا دیا گیا تھا کہ دو لکڑیوں میں باندھ کر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مگر پولیس کو کہا کہ پاؤں پر نشانہ لگاتے رہو کہ مرے نہیں دیکھتے ہیں کہ راضی ہوتا ہے کہ نہیں، پھر بھی یہ صحابیؓ نہ مانے، نہ اسلام سے اپنی حق راہ سے ہٹنے سے معمولی آمادگی ظاہر کی، تو اب بادشاہ یہ آخری حربہ کڑاہی کا استعمال کر رہا تھا تو ایک ساتھی ان کے سامنے ڈال دیا گیا وہ شہید ہو گیا، اب انہیں اپنے مذہب کی طرف بلایا مجبور کیا، مگر وہ نہ مانے کہا جا کہ اب اسے بھی کڑاہی میں ڈال دو۔ حضرت عبداللہ کو اس طرف روانہ کر دیا گیا، کڑاہی کے نزدیک پہنچے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، بادشاہ سمجھا کہ شاید موت کو دیکھ کر اب نرم پڑ گیا ہے تو کہا اسے واپس بلا لاؤ، واپس لائے گئے تو پوچھا کہ اب تو دل نرم ہو گیا، کہو اب کیا حال ہے؛

حضرت عبداللہؓ نے جواب دیا کہ اے بیوقوف شخص! میری آنکھوں سے آنسو اس لیے جاری ہوئے کہ مجھے یقین ہے کہ کڑاہی میں گرتے ہی موت آئے گی اور اللہ کے ہاں میری پیشی ہو گی، وصال ہو گا، تو رو رہا اس لیے ہوں کہ کاش! میں نے اللہ کی راہ میں کچھ تو قربانی دی ہوتی، صرف ایک روح قربان بھی کر دی تو کیا جسم کے جتنے بال ہیں اتنی روحیں بھی قربان کر دیتا تو حق ادا نہیں ہو سکتا، اب تو اللہ کے دربار میں پہنچ کر کچھ بھی پیش نہیں کر سکوں گا ما عبدناک حق عبادتک یا اللہ! میں تو کوئی بھی جذبات ایمانی کا اظہار نہیں کر سکا یہ ایک روح تو کوئی چیز بھی نہیں۔

قیصر روم یہ جواب سن کر انگشت بدنداں رہ گیا کہ ایسی قوم کا کون مقابلہ کر سکے گا، پھر کہا کہ پیشانی کو تو بوسہ دو تا کہ کچھ تو عزت قائم رہ سکے، تب چھوڑ دوں گا۔ کہا صرف مجھے یا میرے ساتھیوں کو بھی، ساتھیوں کو بھی چھوڑ دوں گا اور پیشانی چومنا نہ عبادت ہے نہ تعظیم بچوں کی پیشانی بھی چومتے ہیں، تقبیل ہے، اظہار مودت و محبت کے لیے بھی ہوتا ہے، بہر تقدیر حضرت عبداللہؓ نے خیال کیا کہ اگر ایسا کرنے سے میرے مسلمان ساتھی رہا ہو سکتے ہیں تو کیا حرج ہے، اچھا یہ کر دوں گا، پھر قیصر روم نے حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو رہا کر دیا۔

حضرت عمرؓ کا دور تھا، انہیں اطلاع ملی کہ یہ لوگ آ رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اعلان فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ ابن حذافہ آ رہے ہیں، سب اہل مدینہ ان کے استقبال کے لیے نکلیں اور ہر مسلمان ان کی پیشانی چومے کیونکہ اس کے ذریعے سب کو نجات ملی، تو پہلے خود حضرت عمرؓ نے ان کی پیشانی چومی اور بعد میں صحابہ کرام نے

الغرض ایک جذبہ ہوتا تھا اسلام سے محبت کا لالچ سے مبرا ہو جاتے اور ہر تعلق سے سوائے حق مع اللہ و الرسول کے چھوڑ دیتے اور ماسوا اللہ سے لاپرواہ ہو جاتے اور صرف اللہ اور اس کے رسول کا تعلق مضبوطی سے تھام لیتے، تب دنیا اور آخرت کی سرخروئی ان کے قدم چومتی۔

حاصل مطالعہ

قحط و گرانی کا کامیاب مقابلہ

مولانا قاضی محمد اطہر مبارک پوری

سلطان غیاث الدین تغلق کے زمانہ میں پورے ملک میں شدید قحط پڑا سلطان نے دہلی والوں کے لیے یہ انتظام کیا کہ سرکاری غلہ کے گودام سے ہر شخص کو چھ ماہ کا غلہ فی کس ڈیڑھ رطل کے حساب سے دیا جائے جب یہ اعلان ہوا تو علماء اور قضاۃ ہر ہر محلہ میں گھوم کر لوگوں کے خاندان اور نام لکھتے تھے، اور ان کی تصدیق پر ہر شخص کو چھ ماہ کا غلہ سرکاری گودام سے دیا جاتا تھا اور وہ اطمینان سے پیٹ بھر کر کھاتا تھا۔ (رحلہ ابن بطوطہ ص۵۳ ج ۲)

اس سے پہلے سلطان علاء الدین محمد شاہ خلجی کے زمانہ میں جب جب ملک میں گرانی آتی تو سرکاری گودام سے سستے داموں پر عوام کو غلہ دیا جاتا تھا جس کی وجہ سے بلیک مارکیٹ کرنے والوں کا داؤ نہیں چلتا تھا۔ یہی طریقہ جانوروں اور کپڑوں کی گرانی اور نایابی کے زمانہ میں اختیار کیا جاتا تھا حکومت ان کو خرید وا کر دام کے دام پر فروخت کراتی تھی اور اس میں کام کرنے والوں کو اجرت دے دی جاتی اس طرح چند دنوں میں گرانی ختم ہو جاتی تھی اور گراں فروشوں کو عوام کے لوٹنے کا موقع نہیں ملتا تھا، اور حکومت کے خزانہ پر زیادہ بار بھی نہیں پڑتا تھا ایک مرتبہ غلہ پر سخت گرانی اور نایابی آئی اور غلہ فروشوں نے دام بہت بڑھا دیئے عوام میں قوت خرید نہیں رہی، سلطان علاء الدین نے یہی انتظام کیا کہ حکومت کی طرف سے غلہ کے گودام کھول دیئے گئے اور دام کے دام پر ان کو فروخت کیا جانے لگا یہاں تک کہ اسٹاک جمع کرنے اور غلہ چھپا کر گراں فروخت کرنے والوں کو نقصان ہونے لگا، ان کے اسٹاک میں کیڑے لگنے لگے، اور اصل قیمت کا وصول ہونا مشکل ہو گیا، اس لیے انہوں نے سستے داموں پر فروخت کرنا غنیمت جانا، چھ ماہ گزرتے گزرتے یہ حال ہو گیا کہ انہوں نے سرکاری دام سے کم دام پر فروخت کرنے کی اجازت طلب کی، تاکہ ان کا جمع کیا ہوا غلہ ضائع نہ ہو جائے (رحلہ ابن بطوطہ ص۲۶ ج ۲)

قحط و گرانی ایک قدرتی بات ہے، وباؤں، بیماریوں اور لڑائیوں کی طرح اس کا وقت بھی کبھی کبھی آ جاتا ہے اور جس طرح بیماریوں اور جنگوں کے لیے تدابیر اختیار کی جاتی ہیں، اسی طرح قحط، گرانی اور نایابی کے لیے بھی تدبیر کی جاتی ہے حکومتیں دور اندیشی، حکمت عملی اور جد و جہد سے کام لیتی ہیں، آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ پہلے بھی آ چکا ہے اور پہلے کے حکمرانوں اور عوام نے اس کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے اور اس میں کامیاب اقدام یہی رہا ہے کہ حکومت نے غلہ کی تقسیم کا کام خود سنبھال کر قابل اعتماد طریقہ پر قابل اعتماد لوگوں کی خدمات حاصل کیں اور یہی باتیں ہمارے زمانے میں نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ مصیبت کم نہیں ہوتی پہلے زمانہ میں یہ کام علماء قضاۃ دین دار اور خدا ترس لوگوں کے ذریعہ لیا جاتا تھا اور اب لوٹ کھسوٹ کرنے والے اس عہدہ پر آ گئے ہیں جو چوروں کے ساتھی بن کر عوام کی خدمت کے لیے سامنے آتے ہیں موجودہ حکمران قدرت سے مقابلہ کے لیے عوام میں حوصلہ پیدا کرنے کی تلقین تو کرتے ہیں مگر اسٹاک جمع کرنے والوں، بلیک کرنے والوں اور ملک میں گرانی و نایابی لانے والوں کے مقابلہ میں خود ناکام رہتے ہیں۔ اس نئی جمہوریت سے اچھی تو وہی پرانی شخصیت تھی جس میں عوام اور رعایا نازک حالات میں اپنے لیے سچے غمخوار پاتے تھے اور ان کے حسن انتظام کی وجہ سے حالات قابو میں آ جاتے تھے

مصیبت سے نجات کا دینی طریقہ

ابن بطوطہ ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین کا معتوب قرار پایا، صورت یہ ہوئی کہ کسی بات پر سلطان ایک بزرگ پر سخت غصہ ہو گیا جو دہلی کے باہر ایک غار میں رہتے تھے، ابن بطوطہ بھی اس غار کو دیکھنے کے لیے گیا تھا جب سلطان نے اس شیخ کے لڑکوں کو گرفتار کر کے معلوم کیا کون کون شیخ کی ملاقات کے لیے آتے تھے، انہوں نے ابن بطوطہ کا نام بھی لیا، سلطان نے اپنے چار خادموں کو حکم دیا کہ جاؤ ابن بطوطہ کو حاضر کرو، سلطان جس کے بارے میں حکم دیتا ہے اس کی جان کی خیر نہیں ہوتی، ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن اس کے خدام میرے پاس آ گئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں اس حال میں زیادہ سے زیادہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھا کروں، چنانچہ میں اس کو ۳۳ ہزار مرتبہ پڑھ کر سو گیا اور چار دن تک صوم وصال رکھتا رہا، اسی کے ساتھ ہر روز ایک ختم قرآن پڑھ کر صرف پانی پر روزہ افطار کرتا رہا اس طرح مسلسل چار روزے، تلاوت قرآن کے ساتھ رکھے اور پانچویں دن بھی اسی طرح روزہ رکھا مگر اس دن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری رہائی ہو گئی اور شیخ کو سلطان نے قتل کر دیا۔ (رحلہ ابن بطوطہ ص۹۱ ج ۲)

مصائب اور نوائب آئیں تو ان سے نجات کی تدبیر کرنی چاہیئے مگر اصل تدبیر اللہ تعالیٰ سے دعا اور رحم و کرم کی درخواست کے ذریعہ کرنی چاہیئے، یہی کامیابی کی جڑ اور بنیاد ہوتی ہے، بڑے بڑے منکر بھی جب وقت پڑ جاتا ہے تو خدا کو یاد کرنے لگتے ہیں، مگر ان کا یہ یاد کرنا خود غرضی کے لیے ہوتا ہے اور جو لوگ عیش و آرام اور تکلیف و مصیبت دونوں میں اسی کو یاد کرتے ہیں وہ عبدیت و بندگی کے معیار پر یہ کام کرتے ہیں اور یہی زیادہ مفید ہے

مرزا قادیانی، دجّال تھا، مگر کیسے؟ ایک نئی تحقیق

تحریر: حکیم پیر محمد رانی میراں رحیم یار خان

امام ولی الدین صاحب المشکوٰۃ نے ایک متفق علیہ حدیث بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فضائل مدینہ کے سلسلے میں بطور ذیل نقل کی ہے۔

عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ ۔

مدینہ منورہ کے پھاٹکوں پر فرشتگان ہوں گے جن کی وجہ سے دجال اور اس کی معیت میں رہنے والی طاعون مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گی۔

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت پیش گوئی فرمائی ہے کہ مدینہ منورہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایک دجال آدمی اپنی پیدا کردہ طاعون کے ساتھ اس میں داخل ہونے کی کوشش کریگا۔ لیکن وہ داخل نہیں ہو سکے گا بلکہ ناکام ہو کر پسپا ہو جائے گا۔ اور اس کو یہاں پر اپنے فتنہ و فساد کے پھیلانے کا موقع میسر نہیں آئے گا۔

جاننا چاہیے کہ محدثین و مفسرین کی ایک جماعت نے لفظ "الدّجّال" سے دجّال معہود مراد لیا ہے جو مدعی الوہیت ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کریگا۔ اور اپنے ساتھ ایک خاص قسم کی طاعون رکھتا ہوگا۔ اور بعض بزرگان نے اسی لفظ کو مفہوم عام میں رکھا ہے اور کہا ہے کہ اس لفظ سے مراد ہر وہ شخص ہو سکتا ہے جو دجال معہود کی مانند مدعی الوہیت ہو یا ختم نبوت کا منکر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئے نبوت و رسالت کرتا ہو جیسا کہ مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی ہے۔ کیونکہ لفظ "الدجال" کا لغوی معنے اور اصطلاحی مفہوم ہر قسم کے فریب کار، غدار و مکار کو شامل ہے۔ خواہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غداری و مکاری کرتا ہو۔ لیکن مرزا قادیانی نے پہلے مفہوم کو لیا ہے اور دوسرے مفہوم کو غلط اور غیر صحیح قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مرتبہ کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۹۹ پر علمائے اسلام کو بطور ذیل ایک انعامی چیلنج دیا ہے۔

اگر مولوی محمد حسین بٹالوی یا ان کا کوئی ہم خیال یہ ثابت کر دیوے کہ "الدّجال" کا لفظ جو بخاری اور مسلم میں آیا ہے بجز دجال معہود کسی اور دجال کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے تو مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ایسے شخص کو بھی جس طرح ممکن ہوگا ایک ہزار روپیہ نقد بطور تاوان دونگا۔ چاہیں تو مجھ سے رجسٹری کروا لیں یا تمسک لکھوا لیں۔

میں نے اسی سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو لکھا کہ اگر میں اسی مرزائی چیلنج کی تغلیط کر کے ثابت کر دوں کہ حدیث بالا کے "لفظ" "الدّجال" سے مراد خود مرزا غلام احمد قادیانی ہے تو کیا آپ مجھے موعودہ انعام (ایک ہزار روپیہ) ادا کریں گے؟ آپ کے جواب آنے پر میں آپ کو اپنا حل فوراً ارسال کر دوں گا۔ لیکن حسب توقع ان لوگوں نے خاموشی میں اپنی خیریت سمجھی اور ایسے خاموش ہوئے کہ ان کو کسی سدا ر سانپ نے سونگھ لیا ہے بار بار کی یاددہانی سے وہ خاموش اور ساکت ہی رہے مگر میں نے کچھ عرصہ بعد اپنا حل بطور ذیل بھجوا دیا۔ اور حق تبلیغ ادا کر کے استحقاق ثواب سے ممتاز ہوا۔

مرزا صاحب نے اپنی خود نوشت کتاب "کتاب البریہ" صفحہ ۱۳۴ پر لکھا ہے کہ۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری عہد میں ہوئی۔ اور ۱۸۵۷ء میں میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔

اور مرزا صاحب کی وفات بالاتفاق اہل مرزائیت ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ ان حالات میں عمر مرزا ۶۸ سال (۱۹۰۸ء-۱۸۴۰ء=۶۸) ہے جو اس کو "الدجال" کے اعداد (۶۸) پر لاتی ہے اور یا ۶۹ سال (۱۹۰۸-۱۸۳۹=۶۹) ہے جو اس کو الدجال کے اعداد (۶۹) پر لا کر دجال بناتی ہے گویا کہ بقول مرزا ثابت ہو گیا کہ بروئے حدیث بالا مرزا جی ۶۸ سال عمر پا کر "مجسمۂ الدجل" ہے اور ۶۹ سال عمر پا کر مکمل "الدجال" ہے۔

ہاں! یہاں پر ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ حدیث محولہ بالا میں صرف لفظ "الدجال" ہے اور لفظ "الدجل" نہیں ہے لہٰذا بروئے حدیث ہذا مرزا جی کی ۶۹ سال عمر ثابت ہو جاتی ہے لیکن ۶۸ سال عمر ثابت نہیں ہوتی۔ جواب یہ ہے کہ لفظ "الدجال" ایک صفت ہے اور اس میں اس کی مصدر "الدجل" موجود ہے۔ کیونکہ ہر ایک صفت میں اس کی مصدر موجود و مستور ہوتا ہے جیسا کہ "اَلْعَلَّامُ" کے اندر اس کی مصدر "اَلْعِلْمُ" اور "اَلظَّلَّامُ" کے اندر اس کی مصدر "اَلظُّلْمُ" موجود و مستور ہے۔ بنا براں واضح ہو گیا کہ مرزا جی کی عمر ۶۹ سال عمر لفظ "الدجّال" ہے اور ۶۸ سال عمر اس کی مستور مصدر "الدجل"

سے ثابت ہے۔ اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ مرزا جی بروئے حدیث بالالمدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکا کیونکہ یہ شخص لاہور میں مرا اور قادیان میں مدفون ہوا اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ دجال آدمی نہ مہدی ہو سکتا ہے اور نہ مسیح بلکہ ایسا آدمی صرف فریب کار، مکار اور اوباش آدمی ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غلام احمد قادیانی اعداد "عیز المہدی" "یا مہدی الغیر" ہے اور پھر غلام احمد قادیانی، اعدادی طور پر "اوباش شخص" ۔ یا زاجث (الفادیان) ہے۔

میں نے لفظ "الطاعون" کو نظر انداز کر دیا ہے اسی پر کسی اور وقت میں کلام کروں گا۔ اور پھر مزید بات یہ ہے کہ میں نے اپنے بیان بالا سے مذکور کو صرف سنگل دجال ثابت کیا ہے اور مرزا جی کے فرزند رشید مسٹر بشیر احمد ایم۔ اے نے بڑی جد و جہد کے ساتھ اپنے باپ کی عمر تقریباً ۷۶ سال ثابت کر کے اس کو ڈبل دجال بنا دیا ہے کیونکہ دجال ۳۸ + دجال ۳۸ = ۷۶ بنتے ہیں گویا کہ مسٹر بشیر احمد ایم اے کے نزدیک اس کا باپ سنگل دجال نہیں بلکہ ڈبل دجال ہے چنانچہ قارئین کرام کتاب سیرۃ المہدی مصنفہ بشیر احمد کے اندر پوری تفصیل دیکھ سکتے ہیں۔

> جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کیلئے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ الحدیث

بیرونِ ملک

قادیانیوں کا گھناؤنا کاروبار!

حکومت فوری توجہ دے

محمد مدنی کراچی

غلام قادیانی گروہ کے سیاسی اثر و نفوذ کا آغاز اس تاریخ سے شروع ہوا جب سر فضل حسین مرحوم کی تائید اور سفارش سے آنجہانی سر ظفر اللہ کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت سے نامزد کیا گیا۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا شخص اور خود اپنے محسن مربی سر فضل حسین مرحوم کی نماز جنازہ پڑھنے سے گریز کرنے والا شخص مسلمانوں کا نمائندہ بن گیا۔ اس طرح اپنی پوزیشن سے قادیانی ٹولے کے لیے ناجائز فائدے حاصل کیے۔ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر مختلف محکموں میں مسلمانوں کے بجائے قادیانیوں کو بھرتی کیا اور کرایا۔ اس طرح مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا۔

جب پاکستان بنا تو باوجود اس کے کہ آنجہانی سر ظفر اللہ نہ تو مسلم لیگ میں شامل تھا، نہ اس کا قائد اعظم مرحوم کی ذات سے کوئی تعلق تھا۔ نہ تحریک پاکستان میں اس کا یا اس کے گروہ کے اکابر و اصاغر میں سے کسی کا کوئی حصہ تھا۔ بلکہ الٹا ان عزائم پر برملا اظہار و اعلان کیا گیا کہ اگر پاکستان بنا یا گیا تو قادیانی گروہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریگا۔

درحقیقت تقسیم ہند سے پہلے۔ قادیان آزادی۔ اسلام اور مسلم لیگ کے خلاف سازشوں کا مرکز بنا رہا۔ ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں قادیانیوں نے مسلم لیگ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

یہی ظفر اللہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش ہوا۔ بقول جسٹس منیر سر ظفر اللہ کے ساتھ قادیانیوں کے وکیل نے کمیشن کے سامنے اپنا الگ کیس پاکستان کے وکیل پیش کیا۔ جس کے نتیجے پٹھان کوٹ کا ضلع پاکستان سے کٹ گیا۔ اسی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لیے صورت وزیست کا مسئلہ بن گیا۔

ان ساری باتوں کے باوجود سر ظفر اللہ کو مسلمانوں کی نوزائیدہ مملکت میں بڑے پر اسرار طریقے پر وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ جناب لیاقت علی خان کی شہادت میں بیا وراس کا گروہ پوری ملوث ہے۔ یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک یہ ظالم تحریک آزادی کی کسی جماعت میں شامل نہیں۔ انگریز سرکار کا ملازم اور ایجنٹ۔ ملک کی ہر تحریک آزادی کا مخالف مگر جب آزادی کا سورج طلوع ہوتا ہے تو یہی مکار انقلاب کے سارے فوائد اپنے لیے اور اپنے گروہ کے لیے سمیٹتا ہے بلکہ اسلام کے خلاف ساری دنیا میں مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے قادیانی مشنوں کی قیادت کرتا ہے۔ سرکاری منصب سے غداری اور نمک حرامی نہیں اور کیا ہے!

ظفر اللہ قادیانی کے وزارت خارجہ کے دور میں مسلمانوں کے ارتداد کے لیے کیسے کیسے گھناؤنے منصوبے بنائے گئے، جو کہ اب امت مسلمہ کے لیے ناسور بن چکے ہیں۔

"قادیانی صرف مسلمانوں کو مرتد کرتے ہیں غیر مسلموں میں تبلیغ نہیں کر سکتے"۔

یورپ میں کوئی پڑھا لکھا غیر مسلم اسلام قبول کرتا

باقی ص ۲۵ پر

بزم ختم نبوة

ایک قادیانی استاد جو قادیانیت کی پُرزور تبلیغ کررہا ہے

میں آپ کے جریدہ کی وساطت سے محکمہ تعلیم سندھ کے اعلیٰ حکام کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلہ پر مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ بات ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی اور نظریاتی مملکت ہے اور کسی بھی فرد کو یہ آزادی حاصل نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے نظریاتی تشخص کے بارے میں کوئی غلط بات کہے۔ مجھے بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قادیانی ایک سازش کے تحت مسلسل ملک دشمن اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ یہ قادیانی حضرات اپنے پراپیگنڈہ کے زور پر اس مملکت خداداد کو مسلسل نقصان پہنچا رہے ہیں اب میں آپ کی توجہ محکمہ تعلیم سندھ کے ایک سکول ٹیچر کے اسلام دشمن اور پاکستان دشمن کارروائیوں کی طرف کرواتا ہوں یہ شخص مسلسل نئی نسل کو گمراہ کر رہا ہے اور ان کے ذہنوں کو مسخ کر رہا ہے یہ شخص اسلامی تعلیمات کو اپنے مخصوص انداز میں نئی نسل کے ذہنوں میں بٹھا کر ان کو دین سے الگ کر رہا ہے۔ اس سکول ٹیچر کا نام ملک ظہور احمد اعوان ہے اور یہ گورنمنٹ سکول نیوایرا جو خداداد کالونی میں واقع ہے اور حکومت سندھ کے زیر اہتمام چل رہا ہے یہ قادیانی ظہور اعوان اسلامیات اور اردو کا استاد ہے۔ کتنے دکھ کی بات ہے۔ یہ ایک غیر مسلم مرتد مسلمان بچوں کو اسلامیات کی تعلیم دے رہا ہے یہ ایک المیہ ہے۔ اور اس کا فوراً تدارک ہونا چاہیئے۔ یہ قادیانی استاد نئی نسل کو تباہ کرنے کے ساتھ قادیانیت کا بھی پرچار کرتا ہے۔ یہ اسلام کے خلاف بات کرتا ہے خلفائے راشدین کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور ختم نبوت کا منکر ہے۔ مگر چونکہ قادیانی ظہور اعوان کی محکمہ تعلیم حکومت سندھ کے افسران سے شناسائی ہے اس لیے اس کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی نہیں کی جاتی ہے۔ قادیانی ظہور اعوان ایک سرکاری سکول کے علاوہ پرائیویٹ ہرکلیس سکول واقع ڈبلاک سندھی مسلم سوسائٹی میں بھی اسلامیات کا استاد ہے۔ کیا ایک سرکاری ملازم دو جگہ ملازمت کرسکتا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے افسران ظہور اعوان کے کاموں کی پردہ پوشی کرتے ہیں جبکہ سرکاری ملازم کا دو جگہ ملازمت کرنا جرم ہے پھر کیوں ملک ظہور اعوان قادیانی کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی نہیں ہوتی؟ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانی ظہور اعوان دو سکولوں کی نئی نسل کے اذہان کو کس طرح دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانی حضرات تو مسلمان طالب علموں کے اسلامیات پڑھانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے، مگر ایسا کیوں ہو رہا ہے، کون سے عظیم ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں؟ قادیانی حضرات مسلسل پاکستان کی نظریاتی اساس پر حملہ کرتے رہتے ہیں!

اور ان

کا دعوےٰ ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

قادیانی ظہور اعوان سندھی مسلم اور پی ای سی ایچ ایس میں واقع اپنی عبادت گاہ مرزا دائرہ میں ہر جمعہ کو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اسکول کے بچے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح سے وہ معصوم بچوں کو دین حنیف سے دور کر رہا ہے میں امید رکھتا ہوں میرے اس خط پر قادیانی ظہور اعوان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ منکر ختم نبوت کا اسلامیات کا استاد مقرر ہونا تشویشناک بات ہے اور ایسے لوگوں کا قلع قمع ضروری ہے۔

آئی۔ایچ حقانی کراچی

قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہ ہونے دیں

آپ کا رسالہ ختم نبوت میں بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ رسالہ زیادہ پھلے پھولے یعنی زیادہ ترقی کرے۔ آمین

پچھلے دنوں جلد ۵ شمارہ ۲ میں ایک کہانی ایک میٹھا زہر کے عنوان سے پڑھی یہ پڑھ کر مجھے نہایت ہی افسوس ہوا کہ قادیانی ہمارے معاشرے کو گندا کر رہے ہیں اس لیے میں اپنے نوجوان دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کے ناپاک کاموں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔

مجھے امید ہے کہ میرے بہت سے بھائی اس طرف توجہ دیں گے۔ اور قادیانیوں کے منہ پر لعنت رہے گی

محمد اقبال عاصم۔ جوہر کالونی سرگودھا

ایڈیٹر روزنامہ امن کے نام کھلا خط

محترم ایڈیٹر روزنامہ امن کراچی

اسلام علیکم ۔۔ انصاف والے سروں پہ آتے ہیں ظلم والے پیروں پہ گرتے ہیں۔ انصاف پر اللہ تعالیٰ سرخروئی عطا فرمائے گا۔

آپ ظالموں کا ساتھ دے کر چند ٹکے تو کما سکتے ہیں۔ مگر فتح حق کی ہوتی ہے۔ آپ نے ۸۶-۲-۲۰ کے امن میں جمعہ خان کے قلم سے قادیانیوں کی تائید کی ہے اور کلم مختلف شماروں میں ان کی طرف داری کرکے امت مسلمہ کو اور پاکستان کو کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ شاید آپ کو ابھی اندازہ نہیں۔ جس طرح فلسطینی اہل حق کا کہنا نہ مان کر پہلے یہودیوں کے ساتھ زمینیں بیچیں پھر ان کا جو حشر ہوا کہ دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ کیا آپ بھی پاکستانی مسلمانوں کا حشر یہی کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانی فتنہ کو بھی اسرائیل سے کم نہ سمجھیں چند اشتہارات

قادیانیت نواز بیوروکریٹوں سے حاصل کرنے کے لالچ یا چند شماروں کی اضافی اشاعت کے لالچ میں ملک اور قوم کو کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں اب اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اپنا موقف کروں گا کہ معاملے کی نزاکت کو سمجھیں اتنے لالچی نہ بنیں مرزائی جنہوں نے مسلمانوں کو گندی گالیاں دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلط الفاظ استعمال کیے۔ سخت جگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بیہودہ الفاظ لکھے۔ کبھی مرزا ملعون نے کہا کہ فاطمہؓ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور کہا کہ تم مجھ میں ہو کبھی مرزا قادیانی نے حضرت امام حسینؓ اور حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی۔ مرزا مرتد کو تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے۔ اپنے مخالف جانب والوں کو کنجریوں، زناکاروں، بدکاروں کی اولاد اور آپ کے بزرگوں کو بیابانوں کے خنزیر، ولد الحرام کتیوں کی اولاد کہا۔ مسلمانوں کی شریف ماؤں بہنوں کو کنجری کے نام سے موسوم کیا۔

مسلمانوں سے شادی بیاہ سے اپنے مریدوں کو منع کیا جنازے سے منع کیا۔ مسلمانوں کے ساتھ لین دین ان کے پیچھے نمازیں حرام قرار دیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اگر مسلمان حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں سے غیر مسلم اقلیت جیسا معاملہ کریں۔ کلیدی اسامیوں سے ان کو ہٹا دیا جائے اسی میں ملک اور قوم کی سلامتی ہے۔

سب سے بڑھ کر پاکستان اور امت مسلمہ کے خلاف یہ گروہ طاغوتی طاقتوں اور دشمنوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ سب سے بڑے اور منظم تخریب کار ہیں۔ ہر تخریب کاری میں آگے اور ہر تخریب کار کے معاون و مددگار ہیں تمام امت اس مسئلے پر متفق ہے۔ عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ قادیانی اللہ کی گرفت میں آچکے ہیں۔ اب ان کو اللہ کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا

محمد طارق علی عفی عنہ۔ کراچی

امتناع قادیانی آرڈیننس خامی اور جھول کو دور کیا جائے

جناب والا کسی بھی نوعیت کے قانون کا اجراء کرنا انتہائی سوچ و بچار، ریاضت اور محنت کا متقاضی ہوتا ہے اس اہم اور حساس کام میں دور اندیشی کو بڑا عمل دخل حاصل ہے۔ قانون بنانے کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے کہ چند مخصوص مقاصد کی روح کی حفاظت کی جائے اور اگر سخت سے سخت قانون بھی ان تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ اس قانون کو دیانت داری اور نیک نیتی سے نہیں بنایا گیا۔ اور اس کے پیش نظر کچھ اور ہی پوشیدہ مقاصد تھے۔ بظاہر سخت سے سخت قانون بھی وہ اخروٹ ہے جس پر چھلکا تو بہت موٹا اور سخت ہوتا ہے۔ مگر اندر گودے نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس کی ایک بہترین مثال مارشل لاء حکومت کا جاری کردہ امتناع قادیانی آرڈیننس ہے۔ جو کہ اپنے اندر بناوٹی جھول اور لاتعداد قانونی سقموں کی وجہ سے قادیانی سرگرمیوں کا سدباب کرنے میں بڑی بری طرح ناکام رہا ہے۔

اپریل ۱۹۸۴ء کو حکومت نے بظاہر انتہائی سخت آرڈیننس جاری کر کے علماء کرام کو تو رام کر لیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قانون سے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی یہ جان سکتا ہے کہ اس قانون میں بنیادی طور پر کئی نقائص، لاتعداد جھول موجود ہیں۔ بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس میں سچائی بھی ہو کہ از خود کر دیئے ہیں جو کہ ایک طرح سے رائج آرڈیننس کو منہ چڑانے کے مترادف ہیں۔ میری جونیجو حکومت سے یہ گزارش ہے کہ وہ نیک نیتی سے امتناع قادیانی آرڈیننس کا ازسرنو جائزہ لے اور اسے فوری طور پر جاندار بنانے کے لیے قومی اسمبلی میں ایک نیا بل پیش کرے۔ تاکہ مارشل لاء دور کے اس آرڈیننس کا عملی نفاذ ممکن ہو سکے۔ تاحال یہ آرڈیننس بجائے امتناع قادیانیت اس کے فروغ کا باعث بن رہا ہے۔

قرۃ العین کراچی

مجلس کے مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس کی صدارت قائم مقام صدر صاحبزادہ سلمان منیر نے کی اجلاس میں نوجوانوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی ناظم غلام مرتضیٰ فاروقی نے کہا کہ اگر حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا اسلم قریشی کو فی الفور بازیاب کیا جائے ان کے اغوا کیس کے جرم میں مرزا طاہر کو لندن سے اور اعظم قادیانی کو سٹریال سیالکوٹ سے گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالسلام کی شرکت پر احتجاج!

(ابوظہبی، نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان نے حال ہی میں اسلام آباد میں وفاقی وزیر منصوبہ بندی ڈاکٹر محبوب الحق کی صدارت میں ہونے والی سائنس کانفرنس میں یہودی لابی کے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی شمولیت پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک خاتم النبیین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر حاصل کیا گیا ہے اور یہ ملک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کا مسکن ہے اور یہاں بسنے والے مسلمانوں کے پیشوا اور رہبر و راہنما صرف آپ کی ذات ہے اس لیے انگریزی خود کاشتہ پودے "غلام قادیانی" کے "امتی" کو کوئی حق نہیں کہ وہ یہاں کے مسلمان سائنسدانوں کو غیر مسلموں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کرے۔ انہوں نے کہا کہ لینن اور چو این لائی کی قیادت کی قادیانیوں کو ضرورت ہو سکتی ہے ہمارے لیے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ ہی الحمدللہ کافی ہیں۔

قادیانیوں کے بھائی ذکری ٹولے کا "مذہب"

"مذہب وہ چاہیئے کہ زنا بھی حلال ہو"

تحریر: مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو سے زائد ارشادات کی روشنی میں اور آئمہ دین کی عبارات کی بنا پر امت محمدیہ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ہر لحاظ سے ختم ہو چکا ہے اور وحی کا آنا بند ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد نبوت کا دعوٰے کرنے والا کاذب، مفتری علی اللہ دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے۔ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں جب کبھی کسی بدبخت نے آپؐ کے بعد نبوت کا دعوٰے کیا تو علماء امت نے اس کے ارتداد کا فتویٰ دیا۔ اور مسلمان ارباب اقتدار نے ہمیشہ ایسے جھوٹے مدعیان نبوت کے قتل کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ صحابہ کرام رض کا سب سے پہلا اجماع مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا۔ خلیفہ رسول سیدنا صدیق اکبر کے دور خلافت میں سب سے پہلا جہاد مسیلمہ کذاب سے ہوا۔ ایک فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔ باوجودیکہ مسیلمہ کذاب، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اذان، کلمہ، مسجد اور قبلہ کا قائل تھا مگر آپؐ کے بعد نبوت کا دعوٰی کرنا ہی اتنا بڑا جرم تھا کہ اس کو یہ نیکیاں اسلامی سزا سے نہ بچا سکیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب ذکری مذہب کے عقائد کا خلاصہ قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جو عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہونے کے ساتھ ساتھ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اسلام کے پانچوں ارکان کے سرے سے ہی قائل نہیں ہیں... ذکری مذہب کا ہیڈ کوارٹر بلوچستان کے پسماندہ علاقہ تربت میں ہے۔ مکران کے پسماندہ علاقوں میں یہ لوگ آباد ہیں۔ اور کچھ تعداد ان کی سندھ اور کراچی میں بھی ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ذکری کہتے ہیں جس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ذکریوں کے نزدیک نماز کی فرضیت کو ان کے "پیغمبر" ملا محمد اٹکی نے منسوخ کر کے اس کی جگہ ذکر کو فرض قرار دیا ہے اسی وجہ سے یہ لوگ اپنے آپ کو ذکری کہتے ہیں اور اسی نام سے معروف اور متعارف ہیں۔ اور مسلمانوں کو نمازی کہتے ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ یہ لوگ ذکری نام سے مشہور ہیں۔ تاہم ماضی کی روایات میں ان کا ایک نام ڈاھی بھی ملتا ہے جو حقیقت میں داعی ہے

ذکری مذہب کی کہانی

اب سے تقریباً ساڑھے چار سو سال قبل ملا محمد نامی ایک شخص اپنے وطن اٹک (پنجاب) سے حج بیت اللہ کے لیے گیا۔ وہاں سے اس کے دماغ میں نبوت کا سودا سمایا۔ حج سے براستہ شام، عراق، ایران، بلوچستان واپس آیا۔ دوران سفر اعلان نبوت کے لیے مناسب ماحول کا متلاشی رہا۔ جب اس کا گزر کیچ کے پسماندہ علاقہ سے ہوا تو ماحول کو سازگار پا کر تربت شہر کے قریب ایک پہاڑی پر جو اب کوہ مراد کے نام سے مشہور ہے قیام کیا۔ کچھ عرصہ بعد کافی معتقدین اور اثر رسوخ پیدا ہونے پر تربت شہر کے مغرب میں کھجور کے جھنڈ میں جو آج بھی پیر کا جنڈ کہا جاتا ہے، کے ایک پرانے درخت کی کھوہ میں ایک کتاب لکھ کر رکھدی اور ساتھ ہی یہ مشہور کر دیا کہ الہام کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ اس پر ایک کتاب نازل ہوئی ہے اور فلاں جگہ موجود ہے۔ معتقدین کو ساتھ لے جا کر وہ کتاب برآمد کی، پھر نبی اور مہدی آخر الزماں ہونے کا دعوٰے کیا۔ اپنی کتاب اور مذہب کا نام داعی رکھا جو بعد میں بگڑ کر ڈاھی ہو گیا۔ ذکریوں کا دعوٰے کیا ہے کہ یہ کتاب ان کے بڑے بھائی ملاّئی کے پاس موجود ہے، مگر وہ کسی کو دکھاتے نہیں ہیں برھان یا کنز الا... بھی اس کتاب کو کہا جاتا ہے یہ فارسی نثر اور قطعات پر مشتمل بتائی جاتی ہے۔ کتاب لینے کے بعد اپنے خاص مریدوں کے ذریعے پانی اور دودھ کے دو مشکیزے زمین میں دفن کروا دیئے اور لوگوں کے سامنے نیزہ مار کر زمین سے پانی اور دودھ کے چشمے نکالنے کا معجزہ دکھلایا۔

اپنے مریدوں کو یہ بھی بتایا کہ اس کتاب کے ذریعہ سے شریعت محمدی کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ آج سے کلمہ تبدیل ہو گیا ہے۔ نماز معاف کر دی گئی ہے اس کی جگہ ذکر فرض کیا گیا ہے اسی مناسبت سے یہ لوگ ذکری کہلاتے ہیں۔ رمضان کے روزے منسوخ کر کے ذی الحجہ کے ابتدائی آٹھ دن کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔ زکوٰۃ کی بجائے عشر یعنی آمدنی کا دسواں حصہ فرض کیا گیا ہے۔ اور حج آئندہ سے خانہ کعبہ کی بجائے کوہ مراد پہاڑی پر ہوا کرے گا۔ اب شریعت محمدیؐ پر ایمان رکھنا کفر ہے۔ اب مہدی کی اتباع فرض ہے۔ تقریباً دس سال تک یہ دھندا چلتا رہا۔ جب کاروبار چلنا کچھ مشکل نظر آیا مارکیٹ کچھ ڈاؤن ہونے لگی، تو ایک رات اپنی چادر زمین میں دفن کر کے کہا کہ نام نہاد مہدی صاحب فرار ہو گئے۔ غالباً وطن واپس تشریف لے گئے ہوں گے چادر کا ایک کونہ زمین سے باہر رہ گیا۔ صبح ہوئی

تو جاہل مریدوں نے یہ صورت حال دیکھ کر مشہور کر دیا کہ نور تھا، نور میں جا ملا، مہدی زمین میں غوطہ زن ہو کر آسمان پر پہنچ گیا ہے۔ اب عرش پر حق تعالیٰ کے روبرو ذکری نشین ہو کر اپنی امت کی نگرانی اور وکالت کر رہا ہے۔ کسی ذکری کو دوزخ میں نہیں جانے دے گا۔

ملا محمد اٹکی کے متعلق ذکری عقائد کا خلاصہ

ذکری کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملا محمد اٹکی کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے۔ اور پھر مہدی کے نور سے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ تمام انبیاء، اولیاء، علماء، دنیا کی دیگر جلیل القدر ہستیوں اور مقامات مقدسہ نے مہدی کے نور سے فیض خصوصی پایا ہے۔ حضرت نوح کو طوفان سے حضرت ابراہیم کو آتش نمرود سے، حضرت موسےٰ کو غرقابی سے، حضرت یوسف کو چاہ سے، حضرت یونس کو شکم ماہی سے نور مہدی نے نجات دلائی۔ اور حضرت عیسےٰ اسی نور کی برکت سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مہدی کو ساری کائنات کی روحانی سیر کرائی جب مہدی کا آسمانوں پر گزر ہوا تو فرشتے اس کے نور کا جلوہ دیکھ کر ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے۔ ہوش آنے پر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ یہ کیسا نور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ مہدی کا نور ہے اس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہ یہ ہے۔

جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل مہدی کی خصوصی زیارت کرنے کی وجہ سے بارگاہ ایزدی میں مقرب ہوئے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ محمد مہدی اٹکی داعی الی اللہ ہے۔ مہدی ہے۔ رسول ہے۔ نبی آخر الزماں ہے۔ ختم الرسل، ختم الولایت ہے۔ صاحب کتاب ہے۔ نور مجسم، زندہ جاوید، مکان و زمان سے پاک ہے۔ اس کی نہ ماں ہے نہ باپ، نہ بیوی، نہ اولاد ہے۔ ذکری کہتے ہیں کہ اس کے آنے کی بشارت تمام آسمانی کتب نے دی ہے وہ وجہ تخلیق کائنات ہے۔ اور حدیث قدسی لولاک..... مہدی کی شان میں ہے۔ خدا عاشق اور مہدی معشوق ہے۔ وہ افضل الانبیاء ہے۔ مہدی پر ایمان لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے اقرار لیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے جنت مہدی کے سپرد کر دی ہے جس کو چاہے دے اور مہدی نے یہ اختیار اپنے خلفاء کے سپرد کر دیا ہے اور مہدی نے ارکان اسلام شریعت احمدی (محمدی) کو منسوخ کر دیا ہے اور شریعت مہدی کا اجراء کیا ہے جو تا قیامت برقرار رہے گی۔ مہدی کا منکر، اسے جھٹلانے والا، اس پر شک کرنے والا کافر ہے۔ مہدی کا نافرمان ازلی بدبخت ہے کیونکہ وہ شافع محشر، مرشد خلق، ہادی برحق، خدا کا امین خلیفۃ الرحمٰن ہے.......

(وہ مرتد، واجب القتل، دشمن خدا خلیفۃ الشیطان ہے۔ یہ شریعت محمدی کا اعلان ہے) (تونسوی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکری عقیدہ

ذکری کہتے ہیں کہ اصل آپؐ کا نام احمد ہے۔ محمد نہیں ہے۔ دیگر انبیاء کی طرح وہ بھی ایک نبی ہیں ان پر صرف اجمالی ایمان کافی ہے۔ خاتم الانبیاء وہ نہیں ہیں بلکہ ملا محمد اٹکی ہے۔ احمد عربی کی شریعت محمد مہدی نے منسوخ کر دی ہے۔ اب شریعت احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا کفر ہے۔ اور شریعت محمد مہدی کی اتباع فرض ہے۔

قرآن:

قرآن مجید کے متعلق ذکریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن احمد عربی پر نازل نہیں ہوا بلکہ احمد عربی کے توسط سے محمد مہدی پر نازل ہوا ہے۔ لہٰذا قرآن کی وہی تفسیر معتبر ہوگی۔ جو محمد مہدی سے منقول ہو کیونکہ مہدی نے قرآن کی تفسیر لوح محفوظ کی تحریر کے مطابق کی ہے یہ سیر آسمانی کے دوران مہدی نے لوح محفوظ میں تمام آسمانی صحائف کو ان کے نزول سے قبل دیکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی کتاب کے لیے دیگر کتب سماویہ، تورات، انجیل، زبور سے چار مسائل نکالے اور قرآن کے چالیس اجزاء میں سے دس اجزاء اپنے لیے انتخاب کیے۔ یہ دس اجزاء رموز خداوندی پر مشتمل اور مغز قرآن تھے۔ یہی منتخب مجموعہ وقت آنے پر برھان کے نام سے محمد مہدی کے لیے نازل ہوا۔ قرآن کے ۳۰ اجزاء جو ظاہری احکام پر مشتمل تھے احمد عربی پر نازل ہوا۔ مہدی نے اسی لیے کہا۔

من ز قرآن مغز را برداشتم
استخواں پیش سگاں بگذاشتم

یعنی باقی تیس پارے ہڈیاں ہیں، اور مسلمان کتے (العیاذ باللہ) ذکری ملاؤں نے اپنے عقائد کو قرآن پاک سے ثابت کرنے کے لیے بہت بھونڈے پن سے قرآنی الفاظ اور آیات میں معنوی تحریف کی ہے۔ اس سے مراد محمد مہدی ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں محمد کا نام آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہے۔

۲۔ اسی طرح جہاں کہیں ذکر کا لفظ آیا ہے اس سے مراد ذکریوں کا وہ مخصوص ذکر ہے جو نماز کی جگہ پر کیا جاتا ہے۔

۳۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

اس آیت میں نماز کی چند خوبیاں ضرور بتائی گئی ہیں لیکن ذکر کو نماز سے کہیں برتر و افضل بتایا گیا ہے

۴۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ۔ اس آیت میں نماز پڑھنا تو درکنار نماز کے قریب جانے کو منع کیا گیا ہے۔

۵۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ اس

آیت میں صریح حکم ہے کہ میرے ذکر کے لیے صلوٰۃ قائم کرو۔ یہ ہمارا ذکر ہی تو ہے صلوٰۃ سے ذکر وہ نماز جو مسلمان پڑھتے ہیں۔

۲۔ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اس آیت میں بالکل صاف حکم ہے کہ جو بات تم نہیں جانتے ذکریوں سے پوچھو۔

کلمہ :-

ذکریوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے۔ ذکریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اب قیامت تک یہی کلمہ رہے گا اس کلمہ کا منکر کافر ہے۔ تمام انبیاء کو اس کلمہ کی تلقین کی گئی تھی۔ بہشت کے دروازے پر یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔ ذکریوں کا ایک دوسرا کلمہ بھی ہے جو بوقت ذکر پڑھا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

نماز :-

ذکریوں کے نزدیک نماز کی فرضیت ختم ہو چکی ہے اس کا قائم مقام ذکر ہے۔ نماز پنجگانہ، نماز جمعہ اور نماز عیدین پڑھنے والا گمراہ بے دین اور کافر ہے نمازی کا منہ کالا ذکریوں کا تکیہ کلام ہے۔ نماز پڑھنے والے کو تمسخرانہ لبن تول.... یعنی جوتڑ اچھالنے والا احمق کہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خود کو چمروک روشن دیدہ یعنی صاحب نظر اور روشن ضمیر کہتے ہیں۔

روزہ :-

ذکری مذہب میں ماہ رمضان المبارک کے روزے محمد مہدی نے منسوخ کر دیئے ہیں۔ ان کی فرضیت ختم ہو چکی ہے۔ ان کی جگہ ماہ ذی الحجہ کے ابتدائی آٹھ دن کے روزے فرض ہیں۔ ذکری روزہ ۲۴ چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ عشاء کے وقت سے شروع ہو کر دوسرے دن اسی وقت افطار ہوتا ہے۔

زکوٰۃ :

ذکری کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کی اسلامی شرح محمد مہدی نے منسوخ کر کے اس کی جگہ عشر مقرر کیا ہے ہر طرح کی آمدنی پر دسواں حصہ واجب الادا ہوتا ہے اور یہ عشر یعنی دسواں حصہ ان کے ملائی وصول کر کے اپنے نجی مصارف میں لاتے ہیں۔

حج بیت اللہ

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ حج بیت اللہ کو محمد مہدی نے منسوخ کر دیا ہے اور اپنی امت کی آسانی کے لیے کوہ مراد کا حج مقرر کیا ہے۔ تربت شہر کے جنوب میں پسنی جانے والی سڑک کے کنارے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بے آب و گیاہ ویران پہاڑی ہے جس کو اب قریب چار فٹ اونچی دیوار سے گھیر دیا گیا ہے، یہ ذکریوں کا حرم ہے۔ بقول ذکریوں کے یہاں مہدی نے سات یا دس سال تک قیام کر کے اپنے انوار و تجلیات سے اس جگہ کو خانہ کعبہ کا قائم مقام بنا دیا ہے۔ یہ کوہ مراد ہے یعنی مرادیں بر لانے والا پہاڑ کوہ مراد کے دامن میں ایک میدان ہے جس کو گل ڈن کہتے ہیں۔ یہ عرفات ہے۔ اوائل میں ۹ ذی الحجہ کو یہاں مجلس ذکر منعقد کر کے وقوف عرفہ منایا جاتا تھا۔ اور دس ذی الحجہ کو کوہ مراد کا طواف ہوا کرتا تھا۔ مگر اب یہ سارا کھیل ۲۷ رمضان المبارک کو کھیلا جاتا ہے۔ کوہ مراد کے مغربی ڈھال پر ایک چھوٹے سے گڑھے میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے۔ اس کے کنارے پر ایک سیپی رہتی ہے۔ اس سے حاجی سیپی بھر کر پانی پیتے ہیں۔ یہ ذکریوں کا کوثر ہے۔ کوہ مراد کے مغرب میں پہاڑی پر ایک غار ہے کہا جاتا ہے کہ مہدی نے یہاں چلہ کیا تھا یہ غار حرا کے قائم مقام ہے۔ ایام حج میں یہاں حلقہ ذکر منعقد ہوتا ہے۔ تربت کے قریب ایک کاریز ہے جس کا نام چہرئی ہے۔ اب یہ کاریز خشک ہو چکی ہے اس میں ایک کنواں کھود کر اس کو زم زم کا قائم مقام بنایا گیا ہے۔

بعض دوسرے عقائد

ذکریوں کے بعض ایسے قبیح اور بے ہودہ عقائد ہیں کہ جن پر شرافت انسانی ماتم کناں ہے مثلاً۔ کوہ مراد کے دوران عورتیں شلوار اتار کر طواف کرتی ہیں عقیدہ یہ ہے کہ حیض و نفاس ایسی پلیدی ہے۔ جو دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتی لہٰذا عبادت کے وقت عورتیں شلوار نہیں پہن سکتیں۔ حج کے دوران ایک رکن میں عورتیں اور مرد چاروں ہاتھ پیروں پر کچھ دور تک چلتے ہیں اس سے ستر پوشی و عریانی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

ذکری عقائد میں شامل ہے کہ اگر نامحرم مرد و عورت باہمی محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر زنا کا ارتکاب کر بیٹھیں تو وہ جنتی ہیں۔ اور مہدی خود ان کو جنت میں لے جائے گا۔ ذکریوں کا عقیدہ ہے یہ وہ عورت اگر صاحب مال نہ ہو تو اپنی شرمگاہ سے زکوٰۃ ادا کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہو گا کہ اگر کوئی ہم مذہب اس سے زنا کی خواہش کرے تو وہ انکار نہ کرے۔ ذکری کتب میں اس بارے میں تو اباحت عامہ کی تعلیم نظر آتی ہے۔

حلال اند حوران سیمیں بدن !
مادر چہ خواہر چہ دختر چہ زن

ذکری بزبان قال نہ سہی بزبان حال ضرور کہتے ہوں گے

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہیئے کہ زنا بھی حلال ہو

ذکریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی کو جنت کا مختار بنایا ہے اور مہدی نے یہ اختیار اپنے خلفاء کو دیا۔ اب یہ اختیار ذکریوں کے ملائیوں کے پاس ہے اور وہ کم از کم ایک دنبہ کے عوض میں ایک چارپائی کے برابر جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔

باقی ص ۲۶ پر

امریکہ کی قادیانی مبلغہ کا خط اور مسلم خاتون کا تحقیقی جواب

محترمہ کوکب سیدہ صاحبہ لاس اینجلز امریکہ

ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے لئے بیرون ملک جہاں مرد مصروف جہاد ہیں ۔ وہاں مسلم خواتین بھی پیچھے نہیں ہیں ۔ لاس اینجلز امریکہ میں مقیم محترمہ کوکب سیدہ صاحبہ ختم نبوت کی ایک کامیاب مبلغہ ہیں وہاں ان سے قادیانی مبلغات کی گفتگو بھی ہوتی ہے اور خط وکتابت بھی ۔ ایک قادیانی مبلغہ عتیقہ سے ان کی خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہے ۔ ذیل میں جو خط دیا جا رہا ہے ۔ وہ قادیانی مبلغہ کے خط کے جواب میں ہے ۔ جو قارئین کے استفادے کے لئے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے (ادارہ)

آخری قسط

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور انہیں کے نزول کی خبر متواتر ہے ۔ نہ کہ کسی اور کی ۔ ان حضرات پر بھی حیرت ہے کہ جو امام طاہر کو امام مالک کا قول نقل کرنے میں تو لائق اعتماد سمجھتے ہیں ۔ اور ٹھیک اسی جگہ جب امام طاہر نزول عیسیٰ کے عقیدہ کو قطعی متواتر کہتے ہیں تو وہ ان حضرات کے نزدیک نالائق اعتماد قرار پاتے ہیں ۔ قرآن کریم نے ”افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض“ کہہ کر ایسے ہی لوگوں کی دیانت اور امانت کا ماتم کیا ہے ۔

اسی طرح امام ابن حزم کے بارے میں بھی یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ وفات مسیح کے قائل تھے لیکن اگر آپ اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ابن حزم کو امام مانتی ہیں تو ان کی کتاب ”الفصل فی الملل والاھواء والنحل“ کا مندرجہ ذیل اقتباس غور سے پڑھیئے ۔ (امام حزم کو آپ کے بزرگ اول نے بھی امام مانا ہے ۔ اور آپ کے لٹریچر میں بھی حوالے موجود ہیں)

”پوری کی پوری امت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت آپ کے معجزات اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے ۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰ کے جن کے نازل ہونے پر احادیث صحیحہ موجود ہیں ۔ اور یہ وہی عیسیٰ ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے اور جن کے قتل وصلیب کا یہود کو دعویٰ ہے پس اس سارے مضمون پر ایمان لانا فرض ہے ۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا حصول باطل ہے ۔“ ج ۱ صد

”جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ (اور عیسیٰ کی تشریح ان کے پچھلے اقتباس میں گزر چکی کہ وہی عیسیٰ جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے) (نازل) کے آئے گا ۔ تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے ۔ ج ۳ صد ۲۴۹

ابن حزم کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ جس طرح ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اور متواتر ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ کے آخر زمانہ میں نازل ہونے کا عقیدہ بھی احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے ۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جس طرح عیسیٰ کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس سے کوئی نام نہاد مسیح مراد نہیں بلکہ وہی عیسیٰ ابن مریم مراد ہے جن کو ساری دنیا ”رسولاً الیٰ بنی اسرائیل“ کی حیثیت سے جانتی ہے اور جن کے قتل وصلب کا یہودیوں کو دعویٰ ہے ۔

ترجمہ :۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا آنحضرت نے یہودیوں کو مخاطب کر کے فرمایا تحقیق حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے ۔ وہ تمہاری طرف اتریں گے قیامت سے قبل ۔ (در منثور ج ۲ صد ۳۶ تفسیر ابن جریر ج ۲ ۔ صد ۱۸۳)

”عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ“

”یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول اللہ وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً“

ترجمہ :۔ عیسیٰ ابن مریم حضور اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی ۔ (در منثور جلد ۲ صد ۲۴۶ بحوالہ بخاری)

اتنی وضاحت کے بعد بھی اگر بات سمجھ میں نہ آئے تو ——— ؟

ایک اور حدیث پیش خدمت ہے جو معاملہ کو مزید واضح کر دیتی ہے کہ قریب قیامت عیسیٰ ناصری ہی دوبارہ تشریف لائیں گے ۔

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی ۔ مجلس میں قیامت کا تذکرہ آیا ۔ (قیامت کب آئے گی) سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں ۔ پھر موسیٰ سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں ۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ قیامت کا بے شک ٹھیک وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں اور میرے رب عزوجل کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا تو میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں گا ۔ میرے ہاتھ میں دو شاخیں ہوں گی ۔ پس میرے رب کا مجھ سے جو عہد ہے وہ یہ کہ جب ساری باتیں ہو چکیں گی تو قیامت کی مثال پورے دنوں کی حاملہ کی ہوگی جس کے بارے

ہیں کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کس وقت اچانک اس کے دفنیے
عمل کا وقت آ جائے رات میں یا دن میں۔
ابن ماجہ صفحہ ۳۰۹، مسند احمد صفحہ ۳۴۵، ابن جریر
ج ۷، صفحہ ۲، مستدرک حاکم ج ۴ صفحہ ۴۸۸، فتح الباری
ج ۱۳ صفحہ ۹۱، درمنثور ج ۲ صفحہ ۲۴۲
آپ لوگ تو حضرت عیسیٰ کو مصلوب بھی مانتے ہیں
جب کہ قرآن صاف کہہ رہا ہے
مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ کسی ڈکشنری میں
مَا صَلَبُوْہُ کے معنی دیکھ لیں۔
دوسرا مسئلہ خاتم النبیین کا ہے۔ آپ کے علماء
کس طرح اس کے معنی (یعنی جس نے نبوت ختم کر دی)
قبول کرنے سے ڈرتے ہیں۔ دیکھئے XEROX MA-
TERIEL جس پر خاتم النبیین کی چٹ لگی ہے۔
اگر اس سے بھی تسلی نہ ہو تو اپنے مرزا صاحب کی ہی
چند عبارتوں کا مطالعہ کیجئے جن سے یہ بات واضح ہو جائے
گی کہ خاتم اگر ت کی زبر کے ساتھ ہو تو بھی اس کے معنی
ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب کو بھی خاتم
کے معنی معلوم نہ تھے۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں کئی جگہ
اس کا ترجمہ ختم کرنے والے کے کئے ہیں۔
سب سے پہلے تو ایسی آیت جس پر سارا جھگڑا
کھڑا کیا گیا ہے کا ترجمہ ازالہ اوہام میں ۴۳۱ میں ملاحظہ
فرمایئے۔ مرزا صاحب خود اسی آیت کا ترجمہ کرتے ہیں
"یعنی محمدؐ تم سے کسی کا مرد کا باپ نہیں مگر وہ
رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا"
آج ہم تمام مسلمان بھی اسی آیت کا ترجمہ یہی کرتے
ہیں۔ تو مرزائی حضرات کو مسلمانوں پر جہالت اور تعصب
کا اعتراض ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا انکار کرنا تھا۔
تو اس آیت کا ترجمہ "نبیوں کا ختم کرنے والا" کیا
گیا۔ لیکن جب ہم نبیؐ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنے کا
انکار کرتے ہیں۔ اور اس کا ترجمہ "نبیوں کا ختم کرنے
والا" کرتے ہیں۔ تو بہت شور مچایا جاتا ہے۔
کچھ تو انصاف کیجئے۔
ان کے علاوہ خطبہ الہامیہ، جن کو مرزا صاحب

نے اللہ تعالیٰ کا نشان بتایا ہے۔ میں بھی کئی جگہ خاتم ت کی زبر
کے ساتھ کا ترجمہ ختم کرنے والا اور آخری کیا گیا ہے۔
"خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بنی اسرائیل
میں مبعوث فرمایا اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیا بنایا"
(یہاں بھی ت پر زبر ہے۔ اور آخری نبی کے معنی میں خاتم الانبیا
حضرت عیسیٰؑ کے لئے استعمال کیا گیا) صفحہ ۹
"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں
جیسا ہمارے آنحضرتؐ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے"
(یہاں بھی ت پر زبر ہے۔ اور دوسرے یہ کہ نبیؐ کو
نبوت کا سلسلہ ختم کرنے والا تسلیم کیا گیا ہے) ص ۷۰-۶۹
"اور اسی سلسلہ کا خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ کو بنایا پس
حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری اینٹ تھے" (ت پر زبر ہے)
ص ۴۰۔
اب آپ کی تسلی ہو جانی چاہیئے۔ کیونکہ مرزا صاحب
کی بات تو آپ کے لئے حجت ہوگی۔ یا ابھی بھی یہ اعتراض ہے
کہ خاتم اگر ت کی زبر کے ساتھ ہو اس کا ترجمہ ختم کرنے والا
یا آخری کرنا جہالت ہے۔ اگر یہ بات ہے تو آپ کا مرزا
صاحب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جنہوں نے
ت کی زبر کے ساتھ ترجمہ ختم کرنے والا کیا۔
آپ سے درخواست ہے کہ تمام پوائنٹس کا کھلے دل
و دماغ سے مطالعہ کریں۔ اور یہ سوچ لیں کہ ایک روز اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں تنہا حاضر ہونا ہے جہاں نہ ہمارے آباؤ اجداد

ہوں گے۔ نہ بزرگ۔ تو کیوں نہ ہم حقائق کو تسلیم کریں۔
اور ان پر تاویلات کے وہ پردے نہ چڑھائیں کہ جن تاویلات
کو خدا کے حضور پیش کر کے چھٹکارا نہ ہو سکے اور دوسری
درخواست یہ کہ مرزا صاحب کی تمام کتب کا آپ خود مطالعہ
کریں۔ تاکہ آپ ان کے مختلف دعاوی سے آگاہ ہو سکیں
اور انہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں پرکھ سکیں۔
میں اپنے خط کے جواب کی منتظر رہوں گی۔ اگر
آپ کو کچھ اور معلومات چاہیئے ہوں۔ تو بندی ہر وقت
حاضر ہے۔ فون پر یا تحریری طور پر۔ آخر میں آپ کو
میں اس آیت کریمہ پر غور کرنے کی دعوت دوں گی۔
۔ فاتقوا النار التی وقودھا الناس
والحجارۃ "القرآن"
ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں
گے۔

فقط آپ کی بہی خیرخواہ
کوکب سید

نوٹ:۔ میں نے فون پر مرزا صاحب کے جو اقتباسات
بتائے تھے۔ ان کے جوابات ابھی تک وصول نہیں ہوئے۔
منتظر رہوں گی۔۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کیجائے

انسان و شیطان کا مقابلہ

فقیہ رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ابو محمدؒ نے فرمایا (ابو محمدؒ حضرت انس بن مالکؓ کے شاگرد تھے)
کہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ یا اللہ تو نے انسانوں کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر
بنائے۔ میرے لئے اسی طرح کا کوئی گھر نہیں؟ فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔
ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے لئے مجالس ہیں۔ میرے لئے کون سی جگہ ہے؟ فرمایا۔ بازار!
ابلیس نے کہا۔ ان کے پڑھنے کے لئے قرآن دیا یا کوئی آسمانی کتاب، میرے لئے کیا ہے؟
فرمایا۔ شعر!
ابلیس نے کہا۔ انسانوں کا مشغلہ آپس میں باتیں کرنا ہے۔ میرا مشغلہ کیا ہے۔ فرمایا۔ جھوٹ!
ابلیس نے کہا۔ انسانوں کو اذان دی (جس سے وہ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں) میری اذان کیا

Why do Muslims not permit Qadianis to carry placards with Kalima written on them

The Qadianis have started a propaganda that they are being harassed and oppressed in Pakistan. Under the guidance of Mirza Tahir Ahmad, video cassettes and other literature are being sent to his followers all over the World in an endeavour to justify the claim.

Recently the main issue under discussion has been the Kalima Lailaha Illallah Mohammdur Rasoolullah. The khutba on 15/3/1985 by Mirza Tahir Ahmad is being circulated to their overseas missions including the one in Fiji. In this Khutba, among other things, Mirza Tahir has said that the forbiddance of the use of Kalima by them is a filthy attack on Kalima Tayyiba.

The following facts would be of interest to the readers on this issue: After the 1984 Ordinance was passed in Pakistan, Mirza Tahir absconded to London as everyone had become conscious of the Qadianis after the Furqan Force of Rabwah, under the instructions of Mirza Tahir had increased their activities to Kidnap and terrorise Muslim Ulema and scholars in particular and Muslims generally. The last such incidence of this series was the attack at the Rabwah Railway Station by the Furqan Force on the train in which Muslim students were travelling, killing some of them. When the fact about Maulana Qureshi's disappearance two years ago came to light and it became evident that Mirza Tahir will be arrested in connection with it, he absconded to London. If anyone wishes to know more about the violence of the Qadianis, he should read Pakistan's Weekly "TAHAFFUS KHATME NABUWAT".

To turn the attention of the world away from his deeds, Mirza Tahir has switched his followers in Pakistan to another movement — that of Kalima Mohim — showing Qadianis carrying banners on which is written the Kalima — Lailaha Illallah Mohammadur Rasool-Ullah. This only worsened the situation as this was not only in contravention of the Islamic Rule in Pakistan but was abhorrent to Muslims everywhere because Kalima Tayyiba is regarded as sacred and it is intolerable for Muslims that Kalima Tayyiba get into the hands of non-Muslims. Although this was an internal matter in Pakistan, on the guidance of Mirza Tahi: the Pakistani situation was used by Qadianis to increase conflict and tension between Muslims and Qadianis abroad, including Fiji.

The faith of the Muslims is that the true meaning of Lailaha Illallah Mohammadur Rasoolullah is — There is no God but Allah and Mohammed (S.A.W.) is his (last) Prophet. To Muslims, Mohammed (S.A.W.) is that person who was born in Makkah Arabia, whose father was Abdullah and mother Amina; on whom was revealed the Holy Quran and he is the seal of the Prophets.

To Qadianis the name Mohammed does not mean the same Mohammed (S.A.W.) as mentioned above, but Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, because it is Mirza's claim that Allah (S.T.) named him Mohammed and called him prophet. Refer Quotation: EK GHALTI KA EZALA P. 4

احمدیہ صفحہ ۴۔ ۵ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ اس
وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا۔ اور رسول بھی! پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷!

He (Mirza) further said that, "My name in the heaven is Mohammed and Ahmad which means Mohammed's (S.A.W.) Prophethood has been granted to Mohammed" in "BUROOZ"

Quote: EK GALTI KA EZALA P.5

اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے
اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور
کو پس یہ آیت کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا
ولٰکن ھو اب لرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض
اللّٰہ من غیر توسطہ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد
ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے
ملا

He further said "God has often called me Nabiullah and Rasoolullah in Buroozi form which does not refer to my soul but to Mohammed himself. This is how my name became Mohammed and Ahmad.

QUOTE: EK GALTI KA EZALA P. 16

ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی
صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسی
لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی
دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۵ نومبر ۱۹۰۱ء

cont'd from page 17

Mirza further said about his prophethood that it is not separate from that of Mohammed (S.A.W.) but if you consider carefully you will see that it is actually the same prophethood as that of Mohammed (S.A.W.).
QUOTE: AL-WASIA P. 15

کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوتِ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود
وہ نبوتِ محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنی اس فقرہ کے ہیں
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ و

In another claim Mirza said, "Mohammed (S.A.W.) came into this world twice. The first was in his (Mohammed S.A.W.) life time and the second time he came as Mirza Ghulam Ahmad in Buroozi form.
Ref: TOHFAYE GOLARIYA P. 152

پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری
زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا اور اس تقریر سے یہ بات بپایۂ
ثبوت پہونچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے
ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا
تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا غرض جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دو بعث ہوئے تو جو بعض حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار ششم کے

In another book Mirza writes that Mohammed (S.A.W.) came into this world twice and his (Mohammed S.A.W.) experience as Mirza (in Buroozi form) was more forceful, complete and effective. His spiritual value (meaning that of Mohammed S.A.W.) was like the first moon and his spiritual value the second time (meaning when he came as Mirza in Burrozi form of Mohammed) was like the moon on the fourteenth night.
QUOTE: KHUTBA ILHAMIYA Page 181 (Note we have only the quotations but original is not yet available, even Ahmadis are reluctant to give the above book. We will print when available.)

A great follower of Mirza — Kaazi Zahooruddin Akhmal in the lifetime of Mirza composed a poem in the praise of Mirza and read it to him. This poem was published in Mirza's journal "Badr" on 25/10/1906. The poem reads as follows:

"Mohammed phir utar aye hain humme
Aur pahle se hain badhkar apni shan me
Mohammed dekhne hain jisko Akhmol
Ghulam Ahmad ko dekhe Qadian me"

which translates as follows:

Mohammed has given descended amongst us
And he is more praiseworthy than before.
Whoever wishes to see Mohammed Oh Akhmal
Should see Ghulam Ahmad in Qadian.

This is why it is Mirza's claim that — "My being became Mohammed's being." ref Khatba Ilhamiaya P. 171

Mirza further said, whoever differentiated between me and Mustapha has neither seen nor recognised me.
Quote: KHUTBA ILHAMIYA P. 181

Mirza's followers agree that from Adam (A.S.) to the Holy Prophet (S.A.W.) there was no Kalima other than Lailaha Illallah Mohammadur Rasoolullah.
Ref: PAIGAME AHMDIYAT P. 6 & 7

The name Mohammed is not referred to a particular person but applies to all prophets of their time.

Mirza's son, Bashir Ahmad writes — yes, with the arrival fo Masih Maud (Mirza) there is only one change in the meaning of "Kalima Tayyiba."

The change is that before the arrival of Masih Maud Mohammed Rasoolullah applied to all prophets who came before the Holy Prophet (S.A.W.) but since the arrival of Masih Maud Mohammed Rasoolullah became applicable to one more Rasool (i.e. Mirza).

He further writes that Masih Maud (Mirza) is Mohammed Rasoolullah who came into this World to propagate Islam. This is why we do not need a new Kalima. Yes, if anyone else had come instead of Momahhed (meaning Mirza was Mohammed) then definitely a new Kalima woud have been needed.
Quote: P. 158 of KALIMATUL FASL

جلد ۱۴ — کلمۃ الفصل — ۱۵۸

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا
گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی ہے
تو اس کا کلمہ بناؤ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا
ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود
اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود
کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے
تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح
موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی
لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ
باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے!

حضرت ذوالنون رحؒ

حضرت ذوالنون مصریؒ ایک مرتبہ کشتی پر سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے. کشتی کے مسافر حضرت ذوالنون کو پہچانتے نہ تھے. اس کشتی میں ایک سوداگر بھی تھا. اتفاقاً اس سے ایک موتی گم ہوگیا. اس نے حضرت ذوالنون پر الزام لگادیا کہ موتی انہوں نے لیا ہے. اور گستاخانہ رویہ برتنے لگا. حضرت ذوالنونؒ نے آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا اور فرمایا. الٰہی آپ جانتے ہیں کہ میں اس الزام سے بری ہوں. یہ کہنا ہی تھا کہ ہزاروں مچھلیاں دریا سے اپنے اپنے منہ میں ایک ایک موتی لیکر پانی پر آگئیں آپ نے ان میں سے ایک سے موتی لے کر تاجر کو دے دیا کشتی والوں نے جب یہ کرامت دیکھی تو پوچھا کہ آپ کون ہیں جب انہیں پتہ چلا کہ یہ فلاں بزرگ ہیں تو پاؤں پر گر پڑے اور معافی مانگنے لگے اس کے بعد سے حضرت کا نام ہی ذوالنون ہوگیا. نون مچھلی کو کہتے ہیں.

بقیہ : نیا دھندا

ہے تو یہ لوگ اس کا پیچھا کرتے ہیں. اگر وہ قادیانی نہ بھی ہو تو اس کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے ضرور کوشش کرتے ہیں. نائجیریا کے شہر لاگوس جو کہ مسلمانوں کا بڑا شہر ہے یہاں قادیانیوں نے خاص اڈا بنا رکھا ہے. اس کے ملحق ہائی سکول ہسپتال ہے جو کہ قادیانی ڈاکٹر چلاتے ہیں ایک طرف مسلمانوں کو مرتد کرنے کی تبلیغ ہو رہی ہے دوسری طرف حکومت پاکستان کے خلاف جھوٹے اور جھوٹے پمفلٹ. کتابچے تمام افریقی ممالک میں شائع اور تقسیم کیے جاتے ہیں اور لوگوں کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ پاکستان میں ہماری اکثریت ہے. فوجی حکومت نے ہم پر جبراً تسلط کر رکھا ہے. مندرجہ ذیل سے آپ اندازہ لگائیں.

ہفت روزہ اخبار جہاں مورخہ ۱۷ تا ۲۳ اپریل صفحہ ۳۴ مکتوب جرمنی از شہلا علاؤالدین.

"چند سالوں سے احمدی مرد اور خواتین حضرات بھی سیاسی پناہ کی تلاش میں جرمنی آنے لگے ہیں. خاص طور پر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے اور اپریل ۱۹۸۴ء سے صدارتی آرڈیننس کے اجراء کے بعد اس تعداد میں مزید اضافہ ہوا ہے. احمدی (قادیانی) جرمن حکام کو اپنی کہانیاں سناتے ہیں. یہاں مقیم بعض ذمہ دار پاکستانی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر احمدیہ فرقہ پاکستان میں محفوظ ہے تو حکومت پاکستان کو سفارتی سطح پر یہ ثابت کرنا چاہیے تا کہ کچھ لوگ اپنے مذہب (ارتداد) کا بہانہ بنا کر ملک کی بدنامی کا باعث نہ بنیں."

بندہ کا ۱۹۷۹ء میں جرمنی میں جانا ہوا تو دیکھا کہ بہت سے پاکستانی یہاں پر سیاسی پناہ لیے ہوئے ہیں. وجہ: جب قادیانیوں کو حکومت پاکستان نے کافر قرار دیا تو کچھ تو واقعی قادیانی وہاں پہنچے تا کہ یورپ کو مسلمانوں کے ارتداد کے لیے اڈا بنایا جائے اور حکومت پاکستان کو بدنام کیا جائے.

دوسرے پنجاب میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ جرمنی میں سیاسی پناہ گزینوں کو کافی سہولتیں ہیں. اس لالچ میں دین سے ناواقف ہزاروں پڑھے لکھے محنت کش (WORKING LABOUR) پاکستان سے مسلمان اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کر کے سیاسی پناہ حاصل کی بلکہ پاکستان کے خلاف شد و مد سے پروپیگنڈہ بھی کر رہے ہیں.

ملی قادیانی ان کو بنایا یا بنایا جاتا ہے جو ان کے ایجنٹ بن سکیں. جو ان کے معیار کے نہیں تھے قادیانی بھی نہ بن سکے لیکن مسلمان بھی نہ رہے جرمنی کی ایمان سوز اور اخلاق سوز فضا میں بلا حقوق غلاموں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں. ذلیل ترین کسب کرنے پر مجبور ہیں جب آج چاہتا ہے دھکا دے دیتا ہے کبھی جرمن حکومت ملک بدر کر دیتی ہے کوئی ملازمت میں ضمانت نہیں. کوئی کاروباری ضمانت نہیں.

ایک مرتبہ افریقہ کے مختلف ممالک کا سفر ہوا. کینیا کے مشہور شہر نیروبی کے بابا عبداللہؒ ایک عمر رسیدہ بزرگ جو کہ اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں نے ایک عجیب واقعہ سنایا.

"جب پاکستان بنا تو ہم نے اور ہماری طرح دوسرے افریقی ممالک کے ایشین مسلمانوں نے حکومت پاکستان کو خطوط لکھے کہ ہماری اولادیں دینی تربیت سے محرومی کے سبب تباہی کے نتیجے میں لادینیت. عیسائیت کی گود میں جارہے آپ اسلام کی حفاظت اور بچوں کی تربیت کے لیے مسلمان علماء بھیجیں تحریک وزارت خارجہ کے ایماء پر قادیانی مبلغ آئے اور معلم بن کر مسلمانوں کو مرتد کرنے لگے پہلے تو ہم نہ سمجھے اور کچھ لوگوں کو مرتد کر کے ہمنوا بنا لیا. مسلمانوں کے اندر بحث و تمحیص کے ذریعہ انتشار برپا کر دے. مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا عیسائی ہماری معاونت کے عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کرنے لگے. ہم نے پاکستان سے فتاوے منگوائے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ قادیانی مرتد اور کافر ہیں. محاسبہ کیا گیا پانی سر سے اونچا ہوگیا.

اب جب سے ہندو پاک سے صحیح العقیدہ علماء آنے لگے ہیں تو ہمارے ایمان کے بچاؤ کی صورت ہوگئی ہے. اور اب تو الحمدللہ ہم میں بھی دین اسلام کے داعی مبلغ پیدا ہو چکے ہیں جو کہ اپنے خرچ پر دور دراز پسماندہ علاقوں میں بھی جا کر افریقی مسلمانوں کی تربیت کرتے ہیں جس سے کئی مرتد شدہ افراد اور قبائل دین اسلام میں داخل ہو کر پر جوش مبلغ بن چکے ہیں. اس لیے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ عجمی اسرائیل کے پراسرار گماشتے (قادیانیوں) کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے. ان کی جائیدادیں جو کہ انگریز نوازی، ناجائز سرکاری مراعات سے حاصل کیں ضبط کی جائیں. ان سے ملکی وسائل اور سرکاری عہدوں کے ناجائز استعمال کا محاسبہ کیا جائے.

رسالہ ختم نبوۃ جتنا پردہ چاک کر چکا ہے اس پر حکومت پاکستان کو فوری قدم اٹھانا چاہیئے کیونکہ یہ قادیانی عہدیدار ملک اور اسلام کے لیے زہریلے جانور بن چکے ہیں۔

خدا کے لیے اپنی آنے والی مسلمان نسلوں پر رحم کریں

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو پورے دین اسلام کو سیکھنے والا اس پر پورا عمل کرنے والا اور ساری دنیا کے انسانوں تک پورا دین اسلام سکھانے اور پہنچانے والا بنا دے کہ کوئی دنیا میں بسنے والا کوئی انسان اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہے اور قیامت تک یہ دین زندہ رہے آمین۔

بقیہ : ذکری

کاروبار ہے مفت میں گھر بیٹھے بٹھائے جنت الاٹ ہو رہی ہے (تونسوی)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا !
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یہ ہے مسجود ملائک اشرف المخلوقات انسان کا حال، جب یہ خدا کا بندہ بن کر خدا کی منشاء کے مطابق زندگی گزارے تو رشک ملائک بڑا لائق، اشرف الخلائق ہے اور جب انسانی حدود کو توڑتے ہوئے نفسانی خواہشات پر چل کر اپنے رب کو ناراض کر بیٹھے تو پھر قرآن اس کو کالانعام بل ھم اضل کہتا ہے

یہی حال ذکریوں کا ہے ..... اللہ تعالیٰ ہم سب امام الانبیاء خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں اتباع، اور آخرت میں شفاعت نصیب (قادیانیوں کے بہشتی مقبرے کی طرح کیا ہی اچھا) فرمائے (آمین)

ذکریوں کے متعلق حکومت پاکستان سے امت مسلمہ کا متفقہ مطالبہ

ذکریوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہونے کی

حیثیت سے ۱۹۷۳ء کے آئین کی آرٹیکل نمبر ۲۶۰ شق نمبر ۳ کے تحت قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور تربت میں واقع کوہ مراد پر ان کے مصنوعی حج کو فوراً بند کیا جائے۔

بقیہ : فضائل صدقات

بڑی مالیت کا ہے وہ صدقہ ہے اور میں اگر اس کی طاقت رکھتا کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو تو ایسا کرتا۔ مگر باغ ایسی چیز نہیں جو مخفی رہ سکے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے اس آیت شریفہ کا علم ہوا تو میں نے ان سب چیزوں میں غور کیا جو اللہ جل شانہٗ نے مجھے عطا فرمائی تھیں، میں نے دیکھا کہ ان سب میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اپنی باندی مرجانہ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ اس کے بعد اگر میں اس چیز کو اللہ کے واسطے دے دیا ہو، دوبارہ نفع حاصل کرنا گوارا کرتا تو اس باندی سے آزاد کر دینے کے بعد نکاح کر لیتا کہ وہ جائز تھا اور اس سے صدقہ میں کچھ کمی نہ ہوتی تھی لیکن چونکہ اس میں بصورت صدقہ میں رجوع کی سی بھی، یہ مجھے گوارا نہ ہوا، اس لیے اس کا نکاح اپنے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ تلاوت میں جب اس آیت شریفہ پر گزر ہوا تو نماز ہی میں اشارہ سے اپنی ایک باندی کو آزاد کر دیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اور اس کے پاک رسول کے ارشادات کی تعمیل اور ان پر عمل کرنے میں پیش قدمی تو کوئی ان حضرات صحابہ کرام سے سیکھے، واقعی یہی حضرات اس کے مستحق تھے کہ حضورؐ کے صحابی بنائے جاتے۔ حضورؐ کی خادمیت انہی حضرات کے شایان شان تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ارضاہم اجمعین۔

بقیہ : اداریہ

قادیانی ترجمان اس غلیظ عبارت کو پڑھ کر بتائے کہ اگر مرزا قادیانی کا کوئی پیروکار یہ کہے کہ کشفی حالت میں جو نیم بیداری کی حالت میں ہوتی ہے مرزا قادیانی کی لڑکی نے مجھ سے شفقت یا محبت کا اظہار کرنے کے لیے اپنی ران پر میرا سر رکھ لیا اور مجھے یہ دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں تو تمہیں اس پر غصہ یا طیش آئے گا کہ نہیں کہ اس سے مرزا قادیانی کے خاندان پر حرف آتا ہے جب تم مرزا قادیانی کے ناپاک خاندان کے بارے میں ایسے کشف بیان کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے تو مسلمان حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے بارے میں مرزا قادیانی کو کیسے حق دے دیں کہ وہ جو منہ میں آئے بکتا چلا جائے۔ اگر ایسے الفاظ مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کی توہین ہیں تو مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھا وہ بھی سراسر گستاخی اور توہین ہے۔

مرزا قادیانی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں بکواس کرتا ہے۔

"تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ حسین کا نام لینا) اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۸۲ مرزا قادیانی)

ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے اور سو حسین میرے گریبان میں پڑے ہوئے ہیں) (نزول المسیح صفحہ ۹۹)

قادیانی ترجمان جواب دے کہ کیا حضرت سیدنا حسینؓ کی اس سے بڑھ کر کوئی توہین ہو سکتی ہے کہ مرزا قادیانی حضرت حسینؓ کا نام لینے کو غلاظت کے ڈھیر سے تشبیہ دے رہا ہے؟ اور کیا ان حوالجات کے بعد

• قادیانیوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ محبت رسولؐ اور محبت اہل بیت کا دعویٰ کریں ہم سمجھتے ہیں اور دعوے سے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے نام پر فلم بنانے والے ہندو فلمساز اور قادیانیوں میں کوئی فرق نہیں۔

بقیہ ص ۲۴ سے آگے

The change in the meaning of Kalima Tayyiba as described earlier will destroy Islam. This is why General Zia said, "Qadianism is a cancer in Islam".

The change in meaning of Kalima Tayyiba will never be acceptable to a true Muslim. This is why they say that Qadianis should not deceive people. They should openly recite Lailaha Illallah Mirza Ghulam Ahmad Rasoolullah which is their meaning and understanding of the Kalima Tayyiba.

This is the reason why Dr. Iqbal understood and said:

"It is equally obvious that the Qadianis, too, feel nervous by the political awakening of the Indian Muslims, because they feel that the rise in political prestige of the Indian Muslims is sure to defeat their designs to carve out from the Ummat of the Arabian Prophet a new Ummat for the Indian Prophet."

He further said, "The Indian Muslims are right in regarding the Qadiani movement, which declares the entire world of Islam as kafir and socially boycotts them, to be far more dangerous to the collective life of Islam in India than the metphysics of Spinoza to the collective life of the Jews."

Whatever happens, a change in the Pakistani Government will not mean a change in stand towards Qadianis. Experience shows that a new Government, if anything, will be more severe in its stand against Qadianis as has been found with Mr Bhutto's successor.

Note:

Our readers would have noticed that in this article, as far as possible we have given quotations rather than references which is normally done. The reason is that Qadianis usually deny that such things are written in their books. We therefore have no alternative but to use quotations.

Are Qadianis embarrassed

The founder of Qadianism was Mirza Gulam Ahmad Qadian who his believers claim was a reformer, the promised Messiah, a prophet etc. His followers claim that the true Islam can only be understood by reading Mirza's books

However, it is common knowledge that Mirza's followers do not let non-believers of Mirza read these books which makes it obvious that they are trying to hide something. 'Tanzeem' tried its best to buy or borrow Mirza's books for the benefit of its readers but without success.

It is noted that the new edition of Mirza's books have been published in London.

Lately every literature or information that is sent to Mirza's followers comes with a directire that it should not be published in anyway (Refer to a copy of such directive from one of their literature below). We are wondering if such directive applies to Mirza's books as well.

جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے وہ واجب القتل ہے!

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودیہ عورت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی پس اُس کا ایک شخص نے گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے خون کو ہدر قرار دیا۔ یعنی قاتل سے نہ قصاص لیا گیا نہ دیت۔ (ابوداؤد)

اشتہار از بندۂ خدا

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

دوسری سالانہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس

لندن

مورخہ 27 جولائی 1986ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

حسب سابق امسال بھی اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں عالم اسلام کے مقتدر علماء، مشائخ، دانشور، غیر ملکی نمائندگان شرکت فرمائیں گے۔
اسلامیان برطانیہ سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم ملی اجتماع میں جوق در جوق شرکت فرما کر ختم نبوت دوستی کا ثبوت دیں۔

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت
مولانا خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
پیر طریقت الحاج مولانا
محمد یوسف متالا برطانیہ
جانشین حضرت مدنی مولانا
محمد ارشد مدنی بھارت

بمقام: ویمبلے ہال

- فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی نائب امیر دوئم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (قائد وفد)
- خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- خطیب ختم نبوت جناب عبدالرحمن یعقوب باوا ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت ﷺ، کراچی
- فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر مشتمل چار رکنی وفد اس کانفرنس

کے بعد یورپی ممالک کینیڈا، امریکہ کا رد قادیانیت کے سلسلہ میں دورہ کرے گا اور ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے پہنچانے کی سعادت حاصل کرے گا۔

عنوانات

ختم نبوت ○ حیات عیسیٰ علیہ السلام
کذب مرزا قادیانی ○ مرزائی
یا قادیانیت اور اس کا تدارک۔

رابطہ کے لئے

- دار العلوم ہولکمب بری 070-682-6106/8
- مولانا لطف الرحمن بریڈفورڈ 0274-724819
- مولانا عبید الرحمن مکی مسجد شیفیلڈ 0742 582348
- اسلامک اکیڈمی مانچسٹر 061273-1145
- مفتی مقبول احمد گلاسگو 041-429 7171
- مولانا بلال پٹیل لندن 01-673-0445
- مولانا احمد علی لیسٹر 0533-532251
- مولانا قاری اسماعیل کارڈف 222-387917

الداعی: جوانانِ ختم نبوت برطانیہ